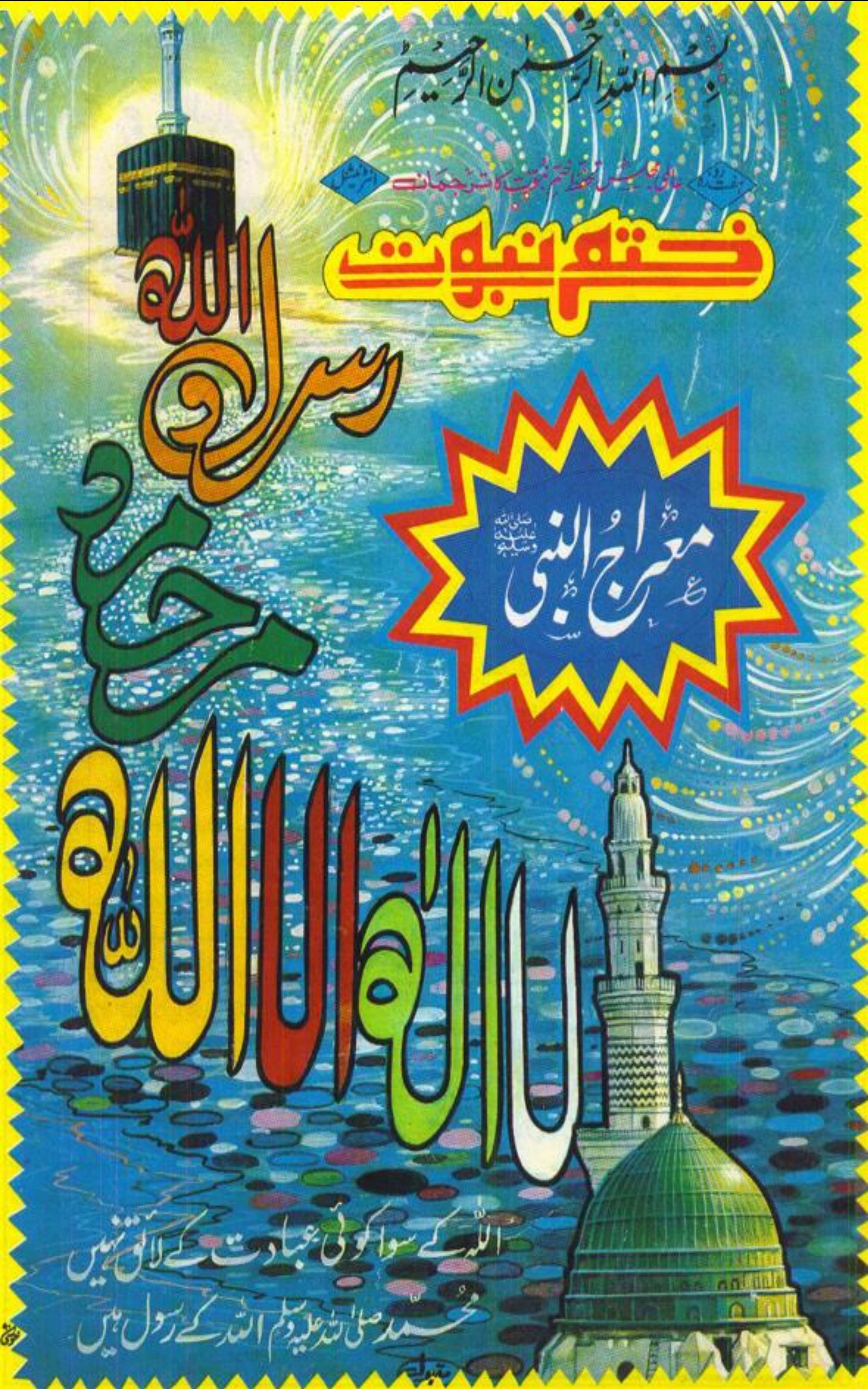

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ختم نبوت
معراج النبی ﷺ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوذر اعظمی

یوں تو کسی سے اکثر رحم و کرم کا صدور دیکھ کر دنیا والے کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ رحم و کرم کا مجسمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعۃً رحم و کرم کا مجسمہ تھے۔ بلکہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ سراپا رحمت تھے سراپا کرم تھے۔ آپ سے تاحیات کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہوا جو رحم و کرم کے منافی ہوتا۔ اس کو سمجھانے کے لئے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

سبھی جانتے ہیں کہ طبابت یا ڈاکٹری کا پیشہ انسان کے لئے ذمہ داری کے ساتھ عین رحمت ہے۔ نزلہ، زکام، کھانسی، بخار، نمونیا، سرسام، پھوڑا پھنسی، غرض کوئی بیماری ہو، ڈاکٹر چارہ مدد کرتا ہے۔ کبھی دوا پلاتا ہے۔ تو کبھی مالش کراتا ہے۔ کبھی روٹی کی اجازت دیتا ہے تو کبھی صرف چاولوں پر اکتفا کراتا ہے۔ کبھی سادہ کو دوا ڈالنے سے تحلیل کراتا ہے۔ تو کبھی آپریشن ضروری سمجھتا ہے۔

کڑوی دوا کا پینا ہو، تیز دوا کا لگانا، چاول سے پرہیز ہو یا روٹی سے آپریشن کی تجویز ہو یا پٹی کی، یہ سب مریض کے حق میں ڈاکٹر کا کرم ہے، عنایت ہے۔ اور جو مریض ڈاکٹر کے اس کرم کو کرم نہ سمجھے۔ وہ اس کی ناواقفیت کی دلیل ہے۔ ڈاکٹر کی ہمدردی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے فن اور مہارت پر یقین کرے۔ اسی طرح امراض انسانیت کے معالج انبیاء و رسل ہیں۔ ان کا ہر ہر فعل انسانیت کے لئے رحمت ہے اس کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان علم نبوت حاصل کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تب آدمی سمجھ پائے گا کہ چور کا ہاتھ کاٹ دینا چور کے حق میں بہتر ہے۔ اور ہاتھ نہ کاٹنا انسانیت کے ساتھ ظلم ہے۔ ایک مفتری پر ۸۰ کوڑے لگانا اس مفتری نیز انسانوں کے ساتھ رحم و کرم کرنا ہے۔ اور مفتری کو نظر انداز کرنا معاشرہ پر ظلم ڈھانا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں بے شمار ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ جن کو دیکھ کر دشمن بھی پکار اٹھے کہ بیشک آپ رحم و کرم اور عدل و انصاف کا مجسمہ تھے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ مدینے میں ایک قافلہ آتا ہے۔ جس کا ہر فرد نیم برہنہ ہے۔ بھوک سے بے چین ہے۔ آپ اسے دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ کبھی اندر جاتے ہیں۔ کبھی باہر تشریف لاتے ہیں۔ پھر صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے اس قافلہ کی مدد کے لئے حکم فرماتے ہیں۔ پھر کیا تھا۔ جس سے جو ہو سکا لے کر پہنچ گیا۔ اور سب کے سب شکم سیر نظر آنے لگے۔

دوسرا واقعہ سنئے! آپ ایک غیر مسلم کے گھر کے قریب سے جب گذرتے تھے تو وہ کوٹھے پر سے آپ پر کوڑا پھینکتا تھا، آپ مسکرا کر درگذر فرماتے لیکن جب وہی شخص اپنی بیماری کے سبب سے کوڑا نہیں پھینکتا ہے تو آپ اس کا حال دریافت کرنے کے لئے اس کے دروازے پر آواز دیتے ہیں۔ اور اندر جا کر حال معلوم کرتے ہیں۔

ایک اور واقعہ سنئے :۔ مسجد نبوی کے اندر ایک گنوار آ کر پیشاب کرنے لگتا ہے۔ صحابہؓ اسے سزا دینا چاہتے ہیں۔ مگر آپ منع فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ پیشاب کرنے کی حالت میں تم اسے چھیڑو اور وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائے۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو تو اسے ڈانٹنے کی بجائے سمجھاتے ہیں۔ کہ اللہ کے بندے یہ مسجد ہے۔ یہاں غلاظت نہیں کیا کرتے۔ پھر آپ اپنے ساتھیوں سے مسجد پاک کراتے ہیں۔

۸ھ میں آپ اپنے جاں نثاروں کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ بڑے تزک و احتشام سے مکہ میں فاتحانہ انداز سے مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔ آج مقابلہ کی سکت کسی میں نہیں ہے۔ یہ وہی مکہ ہے۔ جہاں آپ کی زندگی دشوار کر دی گئی تھی، یہاں تک کہ اللہ نے ہجرت کا حکم بھیجا۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے دروازے پر کانٹے بچھائے تھے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے نماز کی حالت میں آپ پر اونٹ کی اوجھڑی کا اور غلاظت ڈالی تھی۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایک ہزار کی مسلح تعداد کے ساتھ ۳۱۳ نہتوں پر ظالمانہ حملہ کر دیا تھا۔ مگر اللہ کی مدد کے مقابلے میں کچھ نہ کر پائے تھے۔ بلکہ خود ہی منہ کی کھائے ہوئے تھے۔

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے احد کے میدان میں حضورؐ کو زخمی کر دیا تھا۔ آپ کے اچھے اچھے ساتھیوں کو شہید کر دیا تھا۔ آپ کے پیارے چچا کے قاتل بھی اس میں موجود ہیں۔ آج سب سرنگوں کھڑے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ان سب کے حق میں قتل کا حکم ہو۔ مگر واہ رے شان رحم و کرم، زبان مبارک کو جنبش ہوتی ہے۔ اور سوال فرماتے ہیں کہ تم سب کیا امید رکھتے ہو؟ دبی آواز سے جواب ملتا ہے۔ وہی امید جو ایک رحم و کرم والے سے ہو سکتی ہے۔

پھر آپ کا رحم و کرم جوش میں آتا ہے۔ فرماتے ہیں

"جاؤ ہم نے تم سب کو معاف کیا"

ارے ان میں وہ بھی ہے۔ جس نے آپ کے پیارے چچا کو شہید کیا۔ وہ بھی ہے جس نے آپ کے پیارے چچا کا مثلہ کیا۔ کلیجہ نکال کر کچا چبا گئی۔ مگر وہ سب معاف کر دیے جاتے ہیں۔ صرف وحشی اور ہندہ کے لئے حکم ہوتا ہے کہ وہ میرے سامنے نہ آیا کریں۔ کہ چچا یاد آ جاتے ہیں۔

یہ تھے آپ کے اخلاق اور رحم و کرم کے چند نمونے جو پیش کئے گئے۔ ورنہ آپ کی زندگی اس طرح کے واقعات کا مجموعہ ہے۔ کیا اس کے بعد بھی عقل اس فیصلہ پر تامل کرے گی کہ آپ رحم و کرم کا مجسمہ تھے۔ یقیناً تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ○

یعنی ہم نے آپ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔

لا نبی بعدی

نہیں حاجت نبی کی رحمۃ للعالمینؐ کے بعد
سمجھ سکتا ہے یہ قلبِ سلیم و دیدۂ بینا
حضور پاکؐ نے خود لَا نَبِیَّ بَعدِی فرمایا
یہ قولِ حق ہے اتممت علیکم نعمتی ...... دینا

صوبیدار محمد افضل تمیس

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۰ تا ۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۶ تا ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 36

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

۱	رحمۃ للعالمین	۲
۲	معراج کی رات۔ (نظم)	۴
۳	اداریہ	۵
۴	افضل الذکر	۶
۵	معراج النبیؐ	۸
۶	حدیث معراج	۹
۷	معراج کی رات	۱۱
۸	مولانا غلام غوث ہزارویؒ	۱۴
۹	اسلامی بیداری	۱۶

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر: ۷۸۰۳۳۷

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ــــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ــــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ــــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ــــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجئے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ــــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود انور یوسف صاحب ــــــ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــــــ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ــــــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــــ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــــ فرانس

بیرون ملک نمائندے
- قطر ــــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ــــــ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ــــــ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ــــــ محمود یوسف
- باربڈوس ــــــ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ــــــ لے ایکو، انصاری
- برطانیہ ــــــ محمد اقبال
- اسپین ــــــ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ــــــ محمد ادریس
- ناروے ــــــ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ــــــ محمد زبیر افریقی
- ماریشس ــــــ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ــــــ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ــــــ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ــــــ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ــــــ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ــــــ سید زبیر حسن بخاری

نارتھ امریکہ
- وینکوور ــــــ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ــــــ عامر رشید
- وینی پیگ ــــــ میاں حمید
- ٹورنٹو ــــــ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ــــــ آفتاب احمد
- واشنگٹن ــــــ کرامت اللہ
- شکاگو ــــــ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ــــــ مزمل سید
- سیکرامنٹو ــــــ چوہدری محمد شریف گوندل

معراج کی رات

جلیل مینائی

اللہ اللہ عجب انوار ہیں معراج کی رات
نور افشاں در و دیوار ہیں معراج کی رات
وصلِ محبوب کے آثار ہیں معراج کی رات
کھلنے کو پردہ اسرار ہیں معراج کی رات
جلوے رحمت کے نمودار ہیں معراج کی رات
ملک اس طرح گہر بار ہیں معراج کی رات

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

مرحبا آج قدم رنجہ وہ فرماتے ہیں
خالق پاک کے محبوب جو کہلاتے ہیں
قدسیوں کا ہے وہ عالم کہ بچھے جاتے ہیں
دل بے تاب کو قابو میں نہیں پاتے ہیں
آمد شاہ کے چرچے انہیں تڑپاتے ہیں
ایک سے ایک یہ کہتا ہے حضور آتے ہیں

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت، چہ عجب خوش لقبی"

اس سواری کی عجب شان ہے اے صلِ علیٰ
دہنے بائیں نظر آتا ہے فرشتوں کا پرا
تاروں میں چاند سے روشن ہیں جناب والا
شمع ایوان دنا، اخترِ برج طٰہٰ
شہسوار مدنی صدر نشین بطحا
اے بقربانِ تو صد جان و دل و دیدۂ ما

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

دیکھیو دیکھو طلب خاص کا منشا ہیں یہی
آنکھیں روشن کرو ماہِ شب اسریٰ ہیں یہی
محرم راز یہی، سرِ فاوحیٰ ہیں یہی
حسن افروز جمال فتدلیٰ ہیں یہی
دردمندانِ محبت کے مسیحا ہیں یہی
اس تنا کے لئے سچ پوچھو تو زیبا ہیں یہی

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دِل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

دیکھ کر مسجد اقصیٰ کو جو سرکار بڑھے
پیشوائی کے لئے چرخ کے حضار بڑھے
انبیا تھے جو وہاں طالب دیدار بڑھے
کیا نبی کیا ملک و حور سب اک بار بڑھے
سب سے ملتے ہوئے اور احمد مختار بڑھے
اس طرح کہتے زیارت کے طلب گار بڑھے

"مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی"

قادیانی ڈرامہ باز کی بحیثیت آئی جی پولیس ریلوے تقرری

ایک خبر میں بتادیا گیا ہے کہ

" سابق آئی جی پنجاب نثار احمد چیمہ نے آئی جی پولیس پاکستان ریلوے کا چارج سنبھال لیا ہے ، ان کے پیش رو انسپکٹر جنرل آف پولیس لیئق احمد خان ۳۰ برس کی سروس کے بعد گذشتہ روز ریٹائر ہوگئے۔" (جنگ لاہور صفحہ آخر ۸ جنوری ۱۹۹۰ء)

نثار احمد چیمہ آئی جی پنجاب رہ چکا ہے۔ جس نے اپنے دور میں قادیانیوں اور قادیانی پیشوا مرزا طاہر کی صفائی کے لئے مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں سے برآمد کر کے خود ہی یہ بیان دیا کہ مولانا اسلم قریشی بلوچستان سے پھر ایران چلے گئے۔ وہاں سے واپس آئے تو انہیں کوئٹہ (بلوچستان) سے گرفتار کر لیا گیا۔ اور ایک پی آئی اے کی فلائٹ کے ذریعے لاہور لایا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے راہنماؤں نے نثار احمد چیمہ کے بیان کی روشنی میں تمام حقائق کا جائزہ لیا۔ جو غلط ثابت ہوئے۔

خود مولانا اسلم قریشی نے عدالتی پیشی کے موقعہ پر ایک مرزائی وکیل جو قادیانیوں کا سرکردہ راہنما تھا۔ یہ کہہ کر چھری ماری کہ یہ شخص بھی میرے اغوا میں ملوث ہے۔ جس پر موصوف کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا کی جو صورتحال ہے وہ ابھی تک صحیح نہیں۔ قادیانیوں نے انہیں جہاں بھی رکھا۔ ان کی برین واشنگ کی جاتی رہی۔ جس کا اثر ابھی تک باقی ہے۔ نثار چیمہ خود یہ تمام بیان دے کر یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ کسی کو اس کی اصلیت کا علم نہیں ہے۔ جو بیان میں دوں گا اور جو ڈرامہ رچاؤں گا۔ اہل پاکستان اس پر یقین کر لیں گے۔

لیکن حالات و واقعات اور خود اسلم قریشی کے کردار نے اس کے سارے ڈرامے کو بے نقاب کر دیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ نثار چیمہ نے ساری ڈرامہ بازی اس لئے کی تھی کہ کسی طرح مرزا طاہر کی پاکستان آمد کے لئے راہ ہموار ہو جائے۔ کیوں کہ وہ "بے گناہ" ہے۔ اس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں۔

عین انہیں دنوں مرزا طاہر نے مباہلہ کا شوشہ چھوڑا۔ جس میں اسلم قریشی کا ذکر کیا۔ جس کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ کسی طرح وہ بے گناہ ثابت ہو جائے۔ اور اس مسئلہ کی وجہ سے اس کی پاکستان آمد میں جو رکاوٹ ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ اس لئے مرزا طاہر نے اپنے چہیتے اور لاڈلے آئی جی پولیس نثار چیمہ کو استعمال کیا جس نے ڈرامہ بازی کی کوشش بھی کی۔ لیکن مرزا طاہر تا ہنوز پاکستان نہ آسکا۔

اگر مرزا طاہر کا دامن داغدار نہ ہوتا۔ تو اب تک کبھی کا پاکستان پہنچ چکا ہوتا۔ لیکن اب بھی اس پر اسلم قریشی کیس کا بھوت سوار ہے۔ یہاں تک کہ اب اس نے ربوہ کے مرکزی ہیڈ کوارٹر کو ختم کر دیا۔ اور لندن ہیڈ کوارٹر کو مرکزی ہیڈ کوارٹر کا درجہ دے دیا۔

جی ہاں ! یہ وہی ربوہ ہے۔ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ

واٰوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین

اسی ربوہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اور یہ ایک پیش گوئی تھی۔ جو ربوہ کے قیام سے پوری ہو گئی۔ آج وہی ربوہ یتیم اور لاوارث ہو چکا ہے۔ اور اس کی مرکزی حیثیت ختم کر دی گئی ہے۔ مرزا طاہر اور قادیانی خود تو جھوٹے تھے ہی قرآن کریم کی اس آیت کو بھی جھوٹا بنا ڈالا۔ کیوں کہ اگر اس آیت سے مراد بقول ان کے "ربوہ" ہے تو یہاں سے ہیڈ کوارٹر کی منتقلی سے یہ آیت ہی معاذ اللہ جھوٹی ہو جاتی ہے۔ جس سے قادیانیوں پر شاعر کا یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔

~~ خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

بہر حال ربوہ سے ہیڈ کوارٹر کی منتقلی بھی اس بات کی غمازی کرتی ہے۔ کہ مرزا طاہر کا دامن اسلم قریشی کیس سے داغدار ہے۔ اور ڈرامہ باز نثار چیمہ بھی اس میں مرزا طاہر کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

سوال یہ ہے کہ ریلوے کا محکمہ مرکزی حکومت کے تحت ہے۔ اس لئے اس میں تقرریاں اور تبادلے مرکزی حکومت ہی کرتی ہے۔ لہٰذا نثار چیمہ کا تقرر مرکزی حکومت ہی نے کیا ہے۔

باقی صـ۲۶ پر

افضل الذکر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تحریر محمد اقبال حیدرآباد

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ترجمہ: کوئی الٰہ نہیں۔ مگر اللہ، محمد اللہ کے رسول ہیں۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس کلمہ شریف کے نام تقریباً انتیس یا تیس ہیں چند مشہور یہ ہیں کلمۃ التوحید، کلمۃ التقوی، کلمۃ الطہارۃ، کلمۃ الاخلاص، کلمۃ النجی، کلمہ طیبہ اور کلمۃ اللقاء، مفتاح الجنۃ۔

سب سے بڑی اس کلمے کے اندر تاثیر جو ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ خلوص دل اور مدِ صوت سے اس کلمہ شریف کو پڑھا تو ستر کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

مدِ صوت کا مطلب ہے کہ لا کے اوپر مد ہے مدِ صوت یعنی آواز جب لا کو کھینچا جائے لا الٰہ کو کہا جائے جتنے کبیرہ گناہ ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ لا الٰہ سے سارے ختم ہی ہو گئے تو تین مرتبہ پڑھ لیا جائے جب ایک دفعہ پڑھنے سے ستر کبیرہ گناہ معاف ہو گئے تو اگر آپ سو مرتبہ پڑھیں گے تو کتنے گناہ معاف ہو گئے؟ بہرحال سو مرتبہ پڑھیں یا تین مرتبہ پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد انسان ایسے ہو جاتا ہے جیسے ماں نے بے گناہ بچہ جن دیا۔ سب کبیرہ گناہ معاف۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب مومن پڑھتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے اور اس کو جگہ نہیں ملتی میلوں بھاگ جاتا ہے، یاد رکھئے نفس اور شیطان کی تباہی اور بربادی کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ہتھوڑا، گرز، تیر، توپ یا کوئی ایٹم بم نہیں ہے نفس اور شیطان کی فنائیت کے لئے لا الٰہ الا اللہ سے زیادہ کوئی بڑا وظیفہ نہیں ہے

جس وقت انسان کا خاتمہ ہو، اس کے پڑھنے والے مومن کا۔ کلمہ توحید کے پڑھنے والے، روزانہ سو مرتبہ ورد کرنے والے، پڑھنے والے کا تو ملک الموت اس کے سامنے آئے گا، روایت میں آیا ہے، تو اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا لا الٰہ الا اللہ۔ انسان جس وقت کسی چیز کو دیکھتا ہے تو پہلے اس کے چہرے پر نظر پڑتی ہے چونکہ فرشتے ہمیشہ انسانی شکل میں آتے ہیں۔ اپنی شکل میں کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے پاس نہیں آئے سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا دو دفعہ میں نے جبریل ؑ کو اپنی شکل میں دیکھا ہے ایک تو وہ کہ جس وقت آپ پر سورہ فاتحہ نازل ہوئی ہے اور غار حرا سے نبوت کا پیغام لے کر آئے ہیں تو دیکھا جبریل ؑ کو کہ سنہری کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ اور ایک پر مشرق میں اور ایک پر مغرب میں سر آسمان میں اور پاؤں نیچے زمین پر ٹکے ہوئے ہیں۔ یہ فرشتے کی اصل شکل ہے ذرا خیال فرمائیں آپ۔ ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئس سال میں چوبیس ہزار مرتبہ نزول فرمایا دوسرا شب معراج کے اندر۔ اس وقت دیکھا آپ ؐ نے جبریل ؑ کو اصل شکل میں۔

تو اسی طرح ملک الموت ہو، میکائیل ہو، اسرافیل ہو، جبریل ہو، اصلی شکل میں انسان نہیں دیکھ سکتا۔ انسانوں کی شکل میں ہی انسانوں کے پاس آتے ہیں۔ فرشتہ جب روح قبض کرنے کے لئے آتا ہے تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوتا ہے لا الٰہ الا اللہ تو جس وقت یہ مرنے والا پہلی نظر اٹھا کے دیکھتا ہے پیشانی پر تو اس کی زبان پر کلمہ توحید جاری ہو جاتا ہے۔ لا الٰہ الا اللہ خاتمہ اس کا ایمان پہ ہو جاتا ہے اگر زبان بند بھی ہو جائے تو اس کلمے کا عکس قلب پر وارد ہو جاتا ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے کلمہ توحید جو یہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت بڑی زبردست شان فضیلت رکھتا ہے۔

اسم اعظم! یاد رکھئے لا الٰہ الا اللہ بھی اسم اعظم ہے۔ الا اللہ بھی اسم اعظم اللہ جل شانہ، یہ بھی اسم اعظم اور ھو بھی اسم اعظم سارے صوفیائے کرام کا اتفاق ہے کہ ھو ہی مقصود ہے اور ھو ہی اسم ذات ہے۔ آخری وظیفہ، آخری ورد، آخری مقام صوفیہ ھو پر ہی ختم کرتے ہیں۔ لا الٰہ الا ھو۔

لا الٰہ الا ھو: یہ وہ اعلان ہے جس سے شرک کی تمام بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ یہی وہ اعلان ہے جس کے سنتے ہی مشرکین بھڑک اٹھے اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے۔ مشرکین مکہ اہل زبان تھے وہ اچھی طرح سمجھتے تھے کہ الٰہ کا معنی کیا ہے؟ وہ سمجھتے تھے کہ جب ہم کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ پڑھیں گے تو ہمیں کیا کرنا اور کیا کہنا پڑے گا اور کیا کیا چھوڑنا پڑے گا۔

دیکھئے مسئلہ الٰہ کے اعلان کا یوم اول ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا سے اتر رہے ہیں۔ دیکھنے میں کیا آتا ہے بدن زخمی ہے، طبیعت نڈھال ہے، ابولہب نے جسد اطہر کو زخمی کیا ہے کچھ زبان سے بھی برا بھلا کہا ہے کیا کوئی ذاتی دشمنی ہے؟ نہیں۔ کوئی دنیوی نزاع ہے؟ ہرگز نہیں۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حق تلفی کی ہے؟ استغفر اللہ کچھ نہیں وہ شرافت کا پتلا ہے اور اخلاق کا مجسمہ جس کی تخلیق ہی خلق عظیم پر ہو بھلا اس سے یہ افعال کیسے سرزد ہو سکتے ہیں، اس کی امانت و دیانت کا سکہ تو مخالفین کے دلوں پر بیٹھ چکا ہے پھر وجہ کیا ہے؟ وجہ دراصل یہ ہے کہ بحکم ایزدی اپنی قوم کو مسئلہ الٰہ کی طرف تبلیغ فرماتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اپنی قوم کا ہر فرد دشمن بن جاتا ہے جو آپ ؐ کے خون کا پیاسا ہے اگر کہیں کانٹے بچھائے جاتے ہیں تو کسی وقت شانۂ اطہر پر اوجھڑی ڈالنے پر انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں کبھی زبان بندی کا حکم نافذ ہوتا ہے اور کبھی جلاوطنی کا اعلان کیا جاتا ہے کبھی مال کا لالچ دیا جاتا ہے اور کبھی ترویج کا حربہ استعمال کیا جاتا ہے یہ سب کچھ کیوں کیا جا رہا ہے؟ تاکہ مسئلہ الٰہ کو روک دیا جائے۔

اس مسئلہ الٰہ کی خاطر ہزاروں معصوم مبعوث ہوئے اور اس مسئلہ کی حفاظت میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔

زخم کھائے، مقابلے کئے، ہجرتیں کیں، قیدیں کاٹیں، جلاوطن ہوئے، احباب شہید کروائے بلکہ خود شہید ہوئے افسوس کہ آج مسلمانوں میں اس مسئلہ الٰہ کا احساس تک باقی نہیں رہا۔

اللہ کے معنی قرآن کی رو سے

جب تک معنی کھول کر نہ بیان کیا جائے تو نہ عبادت خدا کے لئے مخصوص ہو سکے گی اور نہ ہی توحید و شرک کا مفہوم سمجھ میں آسکے گا۔ اور قرآن کریم پر ایمان اور یقین رکھنے کے باوجود عقیدہ نامکمل رہے گا۔ ہر ایسی سمجھ والا زبان سے لا الٰہ الا اللہ تو کہتا رہے گا مگر سینکڑوں کو الٰہ بناتا رہے گا۔ وہ زبانی تو یہ دعویٰ ضرور کرے گا کہ میں اللہ کے بغیر کسی کو رب نہیں سمجھتا لیکن بایں ہمہ اس نے بہتوں کو ارباب من دون اللہ بنا رکھا ہوگا۔

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف
السوء ویجعلکم خلفاء الارض ط
ءالٰہ مع اللہ قلیلا ما تذکرون۔

(پارہ ۲۰۔ نمل ر۔ ۵)

ترجمہ: بھلا کون پہنچتا ہے بےکس کی پکار کو اور کون دور کرتا ہے سختی اور کرتا ہے تم کو نائب اگلوں کا زمین میں کیا کوئی الٰہ ہے اللہ کے ساتھ تم بہت کم دھیان دیتے ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر یہ بیان فرمایا ہے کہ مجبور اور بےکس کی پکار کو سننا اس کی مدد کرنا اور اس کی تکلیف کو دور کرنا الٰہ کا کام ہے گویا فریاد رس اور تکلیف کو دور کرنے والا الٰہ ہوتا ہے اور اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں دعا کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں "لا الٰہ الا انت" (پ۱۷۔ انبیاء)

ترجمہ: "کوئی الٰہ نہیں مگر صرف تو"۔

مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! نہ تیرے بغیر کوئی فریاد رس ہے نہ تکلیف دور کرنے والا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو فرمایا میں تم کو ایک کلمہ بتانا چاہتا ہوں اگر تم نے وہ قبول کر لیا تو تمام عرب تمہارے تابع ہو جائے گا۔ اور تمام عجم کا جزیہ تمہارے قدموں پر نچھاور کیا جائے گا وہ کلمہ یہ ہے

لا الٰہ الا اللہ

"کوئی الٰہ نہیں مگر اللہ" (مستدرک ۲، صفحہ ۴۳۲)

قریش نے سن کر کہا۔

"اجعل الالٰهة الٰها واحدا ان
هذا لشیء عجاب" (پ ۲۳)

ترجمہ: کیا اس نے سب الٰہوں کا ایک ہی الٰہ کر دیا ہے یہ تو تعجب کی بات ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

"لا تتخذوا الٰهین اثنین انما هو الٰه
واحد" (پ ۱۴ النحل)

ترجمہ: "تم دو الٰہ نہ بناؤ الٰہ تو صرف ایک ہی ہے"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو نزع کے وقت یہ کہا کہ اے چچا جان! آپ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں تاکہ میں آپ کے لئے قیامت کے دن شہادت دے سکوں مگر بدبخت اس نے نہ کہا۔ (بخاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا اور فرمایا سب سے پہلا مطالبہ جو تم نے ان سے کرنا ہے یہ ہوگا۔ شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنا ایمان تازہ کیا کرو صحابہ نے عرض کیا وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا۔ کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔ (الترغیب والترہیب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ! مجھے کوئی دعا بتلائیے جس سے میں آپ کو یاد کیا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا الٰہ الا اللہ کہا کرو، حضرت موسیٰ نے فرمایا، اے اللہ یہ تو سب بندے کہتے ہیں میں ایسی دعا چاہتا ہوں جو صرف میرے لئے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے موسیٰ! اگر سات آسمان اور ان میں بسنے والی مخلوق اور سات زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے ترازو کے ایک پلڑے میں اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو لا الٰہ الا اللہ کا وزن زیادہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ، صفحہ ۲۰۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میدان محشر میں ایک ایسا مجرم پیش کیا جائے گا جس کے گناہوں اور بدکاریوں سے ننانوے رجسٹر بھرے ہوں گے اور دوسری طرف ایک چھوٹے سے پرچے پر کلمہ شہادت لا الٰہ الا اللہ ہوگا۔ جب وزن کیا جائے گا تو کلمہ شہادت بڑھ جائے گا۔

محمد رسول اللہ: محمد اللہ کے رسول ہیں

ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ جس جگہ بھی اور جس وقت خدا کی توحید و کبریائی کا ڈنکا بجے گا، ایسی جگہ اسی وقت محبوب خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت و نبوت کا پرچم فضا میں لہرائے گا جب تک موذن و مکبر اللہ کی تکبیر و تہلیل کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت نہ دے اور نہ اذان ہو سکتی ہے نہ تکبیر۔

ارشاد فرمایا ھو الذی ارسل رسولہ۔ اللہ تو وہی ذات ہے یا وہی اللہ تو ہے جس نے بھیجا اپنا رسول (جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) بالھدیٰ کامل ہدایت دے کر ودین الحق اور سچا دین دے کر لیظھرہ علی الدین کلہ تاکہ اللہ تعالیٰ اس رسول کو یا اس دین کو غالب کر دے سب دینوں پر اور اس بات کی شہادت کون دے سکتا ہے؟ یہ تو مکہ مکرمہ کا در یتیم ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ سارے دینوں پہ غالب آئے اس کا کلمہ سارے بحر و بر پر پڑھا جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا کوئی نہ شہادت دے مجھے کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں۔

وکفیٰ باللہ شھیدا ؁

میں خود اس بات کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی اللہ تعالیٰ دے اسے کسی کی گواہی کی ضرورت کیا ہے ــــ اور کیا بات آگے فرمائی؟ محمد رسول اللہ! دنیا والو! سن لو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (پ۹ اعراف)

ترجمہ: اے لوگو! میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف"۔

توکل

حضرت ابراہیم ادھم نے فرمایا میں نے ایک راہب سے اس کی روزی کے بارے میں پوچھا اس نے کہا مجھے معلوم نہیں دینے والے سے پوچھو لوگوں نے ایک شخص سے پوچھا تو ہمیشہ عبادت میں مصروف رہتا ہے روزی کہاں سے کھاتا ہے۔ اس نے دانتوں کی طرف اشارہ کیا جس نے یہ چکی بنائی وہ روزی بھی دیتا ہے۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شاہ کوٹ

روح المعانی ص۱۵ج۱۵ میں مالک بن صعصعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حطیم میں نائم یقظان کی حالت میں تھا۔ کہ میرے پاس دو فرشتے جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں لے جا کر میرا سینہ چاک کیا نحر سے لے کر پیٹ کے نیچے تک بغیر ہتھیار کے اور بغیر خون نکلنے کے اور مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور یہ شق صدر چوتھی مرتبہ ہوا ہے۔ اس سے پہلے تین مرتبہ شق صدر ہو چکا ہے چنانچہ تفسیر عزیزی پارہ عم ص۲۹۳ میں ہے کہ عالم ظاہری میں چار مرتبہ شق صدر ہوا پہلی مرتبہ اس وقت ہوا جب کہ آپ حلیمہ سعدیہؓ کے ہاں پرورش پا رہے تھے اور اس وقت آپ کی عمر ۴ سال کی تھی آپ کا شکم مبارک چاک کر کے قلب مطہرہ کو نکالا اور پھر قلب کو چاک کیا۔ اور اس میں سے ایک یا دو ٹکڑے خون کے جمے ہوئے نکلے اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے۔ پھر شکم اور قلب کو طشت میں رکھ کر برف سے دھویا۔ بعد ازاں قلب کو اپنی جگہ پر رکھ کر سینہ پر ٹانکے لگائے اور دونوں شانوں کے درمیان ختم نبوت کی مہر بھی لگائی اور قلب اطہر پر سکینہ ایک چیز تھی ذرور کی طرح چھڑکنے والی چیز خوشبو مرکب، اس خوشبو کو قلب اطہر پر چھڑکا جس کی وجہ سے قلب مطمئنہ بن گیا۔

دوسری مرتبہ جب آپ کی عمر دس سال کی تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں ایک جنگل میں تھا۔ وہاں دونوں فرشتے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام تشریف لائے انہوں نے مجھے چت لٹایا اور میرا سینہ چاک کیا۔ ایک نے میرا پیٹ دھویا۔ دوسرے نے کہا اس کا سینہ کینہ و بدخواہی سے صاف کر دو اور پھر قلب کو اندر رکھ کر اس کو سی دیا۔ تیسری مرتبہ ایک غار میں میں انتظار میں کھڑا تھا۔ کہ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے لٹا کر میرا سینہ چاک کیا اور میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا اور ایک چیز اس سے نکال کر کچھ بھی مجھ کو معلوم نہ ہوا۔ اور دو فرشتوں نے میرے ہاتھ پاؤں پکڑ کر الٹا کیا۔ جس طرح سے کوئی برتن کو اس کے اندر کی چیز گرانے کو اوندھا کرتے ہیں۔ پھر ایک مہر میری پیٹھ پر کر دی۔ یہاں تک کہ اس مہر کا صدمہ میں نے دل میں پایا اس وقت میری عمر چالیس سال کی تھی اور چوتھی مرتبہ معراج کے واقعہ میں بہر حال یہ چار مرتبہ کا شق صدر تو روایات صحیحہ اور احادیث معتبرہ سے ثابت ہے۔ اس کا انکار کرنا کفر ہے چنانچہ سیرت مصطفےٰ ص۶۷ج۱ میں ہے شق صدر اپنی حقیقت پر محمول ہے۔ اور احادیث متواترہ اس کی موید ہیں۔ بعض جہلاء عصر کا شق صدر کا انکار کرنا اور بجائے حقیقت کے اس کو امر معنوی پر محمول کرنا یہ صریح الحاد و بے دینی ہے اللہ تعالیٰ اس سے ہم سب کو محفوظ فرما دیں بہر حال شق صدر کرنے کے بعد جبرائیل امین نے آپ کو براق پر سوار کیا۔ اور خود نبی کریم کے ردیف بنے اور آپ کو مختلف جگہوں پر لیجا کر اتارا اور آپ نے وہاں اتر کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس اعتبار سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور براق سے اتر کر براق کو اس حلقہ سے باندھا جس سے انبیاء کرام اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ بعد ازاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے۔ اور دو رکعت تحیۃ المسجد ادا فرمائی۔ کچھ دیر گزری کہ بہت سے حضرات مسجد اقصیٰ میں جمع ہو گئے۔ پھر ایک مؤذن نے اذان دی اور پھر اقامت کہی ہم صف باندھ کر کھڑے ہو گئے اسی انتظار میں تھے کہ کون امامت کرے جبرائیل امین نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا میں نے سب کو نماز پڑھائی جب میں نماز سے فارغ ہو گیا جبرائیل امین نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ نے کن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں جبرائیل امین

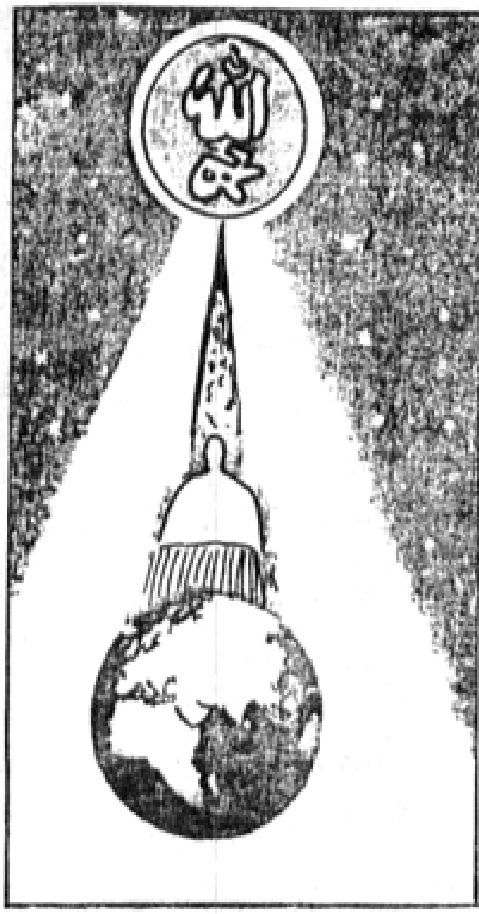

نے کہا کہ آپ کو تمام نبیوں کا امام بنایا گیا ہے اسی دن سے آپ کا لقب امام الانبیاء ہو گیا۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ علماء کی اصلاح میں مکہ سے بیت المقدس کے سفر کو اسراء اور وہاں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک کی سیاحت کو معراج کہتے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں سفروں پر معراج کا اطلاق بھی کیا جاتا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی فرماتے ہیں کہ مکہ سے بیت المقدس تک جانا کیونکہ نص قطعی میں واقعہ ہے اس کا منکر کافر و بے دین ہے اور تاویل کرنے والا مبتدع و بدعتی ہے اور بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک جانا آیت میں مصرح نہیں گو اشارہ اس کی طرف ہے اور اس سے زیادہ صراحت کے قریب اشارہ سورت النجم میں ہے اور حدیثوں میں آسمانوں تک جانا اس قدر تصریح ہے کہ مجال انکار نہیں

الصحابی کالنجوم

میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ پس تم ان میں سے جس کی اقتداء کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے

(حدیث نبوی)

حدیثِ معراج اور تحفۂ معراج

از شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

مالک بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معراج کا واقعہ سنایا فرمایا کہ میں حطیم اور بعض اوقات فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ ناگہاں ایک شخص میرے پاس آیا اس نے میرے سینے کو ناف تک چیرا میرا دل نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کی طشتری ایمان سے بھری ہوئی لائی گئی۔ میرا دل دھو کر اس میں ایمان بھر کر اپنی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ زم زم کے پانی سے پیٹ دھو کر ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک سفید رنگ کی سواری لائی گئی۔ جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی۔ جس کا نام براق تھا۔ اس کے ایک قدم اپنی آنکھ کی نگاہ کی دوری پر پڑتا تھا مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ اور جبرائیل (علیہ السلام) مجھے ساتھ لے گئے یہاں تک کہ آسمانِ دنیا پر جا پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے۔ فرمایا جبرئیل۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سوال کیا گیا کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ جب میں وہاں پہنچا۔ وہاں میں نے آدم (علیہ السلام) کو پایا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کے والد آدم (علیہ السلام) ہیں ان کو سلام فرمائیں۔ میں نے ان پر سلام کہا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا بیٹے صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبرئیل مجھے اوپر لے چڑھے۔ یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے فرمایا جبرئیلؑ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سوال کیا گیا۔ کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا۔ ہاں کہا گیا۔ مرحبا اچھے تشریف لائے پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا۔ وہاں یحییٰ اور عیسیٰ (علیہ السلام) موجود تھے اور وہ دونوں خالہ زاد (بھائی) ہیں۔ جبرئیل نے فرمایا۔ یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں۔ ان دونوں کو سلام فرمایئے۔ میں نے سلام کہا۔ دونوں نے جواب دیا پھر فرمایا، بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو پھر جبرئیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے چڑھے دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا کون ہے۔ فرمایا جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا گیا۔ مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا یوسف (علیہ السلام)

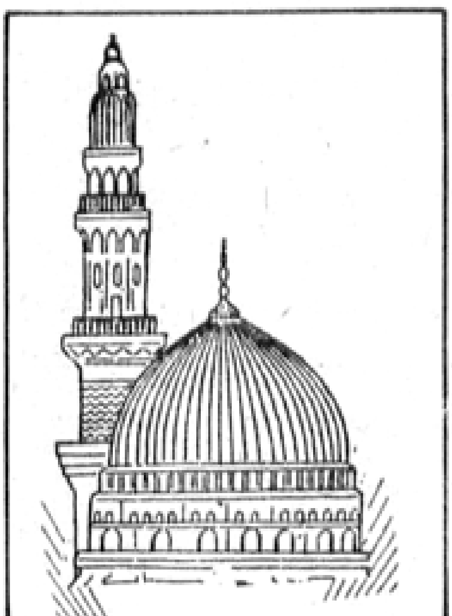

کو پایا۔ جبرئیل نے فرمایا یہ یوسف (علیہ السلام) ہیں ان کو سلام فرمایئے۔ میں نے ان کو سلام کہا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا۔ بھائی اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبرئیل اوپر لے چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان تک پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی کہا گیا کون ہے فرمایا جبرئیلؑ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا۔ ہاں کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا۔ ادریس (علیہ السلام) کو وہاں پایا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ ادریس علیہ السلام ہیں۔ ان کو سلام فرمایئے۔ میں نے ان کو سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا۔ بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبرئیلؑ مجھے اوپر لے چڑھے یہاں تک کہ پانچویں آسمان تک جا پہنچے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی گئی پوچھا گیا۔ کون ہے؟ فرمایا جبرئیلؑ کہا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا۔ کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا۔ ہارون (علیہ السلام) کو وہاں پایا۔ جبرئیل نے فرمایا یہ ہارون (علیہ السلام) ہیں ان کو سلام فرمایئے۔ میں نے ان کو سلام کہا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا۔ بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ پھر جبرئیلؑ مجھے لے چڑھے۔ یہاں تک کہ چھٹے آسمان تک پہنچے دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ کہا گیا۔ کون ہے فرمایا۔ جبرئیلؑ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا۔ کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا گیا۔ مرحبا اچھے تشریف لائے۔ پھر دروازہ کھولا گیا۔ جب وہاں پہنچا تو موسیٰ (علیہ السلام) کو وہاں پایا۔ جبرئیل نے فرمایا۔ یہ موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ ان کو سلام فرمایئے۔ میں نے ان کو سلام کہا انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا۔ بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو۔ جب میں ان کے پاس سے گزرا تو رو پڑے۔ انؑ کہا گیا۔ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے۔ فرمانے لگے۔ اس لئے رو دیا کہ ایک نوجوان (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بعد بھیجا گیا۔ اس کی امت میرے سے زیادہ بہشت میں جائے گی۔ پھر جبرئیلؑ مجھے ساتویں آسمان پر لے چڑھے۔ دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔ پوچھا گیا۔ کون ہے فرمایا جبرئیل کہا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے۔ فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا گیا۔ اور کیا آپکو بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا گیا مرحبا اچھے تشریف لائے جب میں وہاں پہنچا۔ ابراہیم (علیہ السلام) کو وہاں پایا۔

جبرئیل نے فرمایا یہ آپ کے باپ ابراہیم (علیہ السلام) ہیں ان کو سلام فرمائیے میں نے ان کو سلام کہا۔ انہوں نے سلام کا جواب فرمایا۔ پھر کہا بیٹے صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو پھر میں سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھایا گیا۔ اس کا پھل ہجر کے مٹکوں جتنا بڑا تھا۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ جبرئیل نے فرمایا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں میں نے چار دریا دیکھے۔ دو دریا ظاہر، دو دریا باطن۔ میں نے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے۔ فرمایا۔ دو باطن والے جنت کے ہیں۔ اور دو ظاہر والے نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور کی طرف اٹھایا گیا۔ اور میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ میں نے دودھ والے برتن کو لے لیا۔ جبرائیل نے فرمایا۔ یہی فطرت ہے جس پر تو اور تیری امت ہے۔ پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ میں (دربار الٰہی سے) لوٹ آیا۔ موسیٰ علیہ السلام پر گزرا۔ انہوں نے پوچھا۔ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا تیری امت روزانہ پچاس نمازوں کو نہیں پڑھ سکے گی خدا (تعالیٰ) کی قسم ہے میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ میں نے بنی اسرائیل کو بہت زیادہ آزمایا ہے۔ اپنے رب کے ہاں لوٹ کر جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے پھر میں لوٹ کر گیا تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف فرما دیں۔ پھر موسیٰ (علیہ السلام) کے ہاں لوٹ کر آیا۔ پھر ویسا ہی کہا۔ پھر میں لوٹ کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دس اور معاف فرما دیں۔ پھر میں موسیٰ (علیہ السلام) کے ہاں لوٹ کر آیا۔ پھر ایسا ہی فرمایا۔ پھر میں لوٹ کر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دس اور معاف فرما دیں۔ پھر مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر لوٹ کر موسیٰ (علیہ السلام) کے ہاں آیا۔ پوچھا آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا تیری امت روزانہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکے گی۔ میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے۔ اور بنی اسرائیل کو میں نے سخت آزمایا ہے۔ اپنے رب کے ہاں جائیے۔ اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے بہت سوال کئے اب شرم آتی ہے۔ اب میں راضی ہو جاتا ہوں۔ اور راضی اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ جب میں آگے گزرا۔ ایک منادی نے آواز دی میں نے اپنے مقرر کئے ہوئے حکم کو پورا کر لیا اور اپنے بندوں سے تخفیف بھی کر دی۔ (بخاری شریف و مسلم شریف)

تحفہ معراج

برادران اسلام معراج مبارک کی حدیث کو غور سے پڑھ کر دیکھئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت مرحومہ کے لئے کیا تحفہ لائے ہیں۔ روز روشن کی طرح واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت مرحومہ کے لئے بارگاہ باری جل مجدہٗ و عز اسمہٗ سے پانچ وقت کی نمازوں کا تحفہ لائے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمانوں کا فرض ہے کہ معراج شریف کو سچا جانے اور معراج شریف کی خوشی میں وہ تحفہ اور تبرک جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس کو قبول کرے اور اس تحفہ معراجیہ کو ادام لحد ہاتھ سے جانے نہ دے۔ جو شخص اس تحفہ کو قبول نہیں کرتا۔ وہ گویا

باقی صـ۲۶ پر

حمد باری تعالیٰ

حمد تیری اے خدائے لم یزل!
ہے یہ اپنی زندگی کا ماحصل
تو ہی خالق ہے تو ہی خلاق ہے!
تو ہی رب انفس و آفاق ہے
تیری نعمت کی نہیں کچھ انتہا
شکر تیرا کیا کسی سے ہو ادا
یا علیم یا سمیع یا بصیر
تو ہی قادر اور تو ہی ہے خبیر
نام تیرا میرے دل کی ہے دوا
ذکر تیرا روح کی میری شفا!
یہ زمین و آسماں شمس و قمر
دیتے ہیں سب ذات کی تیری خبر
تو ہی مالک تو ہی رب العالمین
تیرے در پہ جھکتی ہے سب کی جبیں
شان تیری کون سمجھے گا بھلا
ابتدا تو ہی ہے تو ہی انتہا!
تو ہی ہے مقصود تو ہی مدعا!!
جان و دل کرتا ہوں میں تجھ پر فدا
کید سے شیطان کے یا رب چھڑا
اور شر و نفس سے مجھ کو بچا
یاالٰہی! مجھ کو اب اپنا بنا
کر لے تو مقبول احمد کی دعا

از بقیۃ السلف حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۷۳۵۵۷۳۰ ـ

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر: محمد اقبال حیدرآباد

فضیلت کیوں نہ دوں اس رات کو میں ساری راتوں پر
کہ ہو کر عرش سے اس رات کو سلطان دیں آئے

"وہ منزہ و پاک ذات ہے جو اپنے بندے کو رات میں مسجد الحرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک جس کے ماحول کو ہم نے بابرکت بنایا ہے لے گیا تاکہ اپنی نشانیاں دکھلائیں بے شک وہ سمیع بصیر ہے۔ (پ ۱۵)

معراج ——— ایک اعزاز ——— نبوت کے دس سال بیت گئے، آزمائش و ابتلا کا دور کٹ گیا۔ اس دس سالہ عہد نبوت میں کون سی تکلیف تھی جو آپؐ نے خندہ پیشانی سے برداشت نہ کی۔ گالیاں دی گئیں، راہ میں کانٹے بچھائے گئے سر پر کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ ظالموں نے پتھر مار کر لہولہان کر دیا، گلے میں پھندا ڈالا۔ پشت پر اوجھڑی رکھی، قتل کی تجویزیں ہوئیں، مگر رحمت مجسمؐ کے بحر بیکراں سے بدعا کی کوئی موج نہ اٹھی، جب بھی لبوں کو جنبش ہوئی تو سننے والوں نے "الٰہی میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ بے خبر ہے" کے سوا کچھ نہ سنا۔ دس سال کا دور تلخ گذر گیا تو خالق کون و مکاں نے آپؐ کے اعزاز میں ایک محفل سجائی اور ایک ہی شخصیت کے لئے سجائی گئی ——— کائنات کی وسعت سمیٹ دی گئی۔ زمان و مکان کی بساط لپیٹ دی گئی۔ زمین گردش کرنے سے رک گئی، سورج نے کر کھول دی، وقت کی گھڑی خاموش ہو گئی، دروازے کی کنڈی جہاں تک ہل چکی تھی وہیں ٹھہر گئی۔ پانی جہاں تک بہہ چکا تھا وہیں رک گیا۔ بستر نے ٹھنڈے ہونے کا عمل ترک کر دیا۔ اور آدمؑ سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء آپؐ کے استقبال کے لئے مسجد اقصیٰ میں اتر آئے جہاں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کو نماز پڑھائی، وہاں سے جبرائیل اور ملائکہ مکرمین کے جلو میں عالم بالا کو روانہ ہوئے، سدرۃ المنتہیٰ سے ہوتے ہوئے جنت و جہنم کا مشاہدہ کر کے آگے بڑھے تو حجابات اٹھتے چلے گئے، دیدار خداوندی سے مشرف ہوئے اور حریم ناز پہنچ کر جبین نیاز پروردگار عالم کے سامنے رکھ دی۔ معراج آپؐ ہی کی خصوصیات میں سے ہے۔ کسی دوسرے پیغمبر کو شرف حاصل نہیں ہوا۔

معیار کمال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عبدیت! گو یہ درجات علیا آپؐ کی انتہائی عاجزی کمال بندگی اور عبدیت کاملہ کی بدولت نصیب ہوئے اسی لئے واقعہ اسراء و معراج میں آپؐ کی باقی تمام صفات کو چھوڑ کر "عبدیت" کی صفت ذکر فرمائی۔ سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ۔

علامہ ابن نجیم لکھتے ہیں کہ جب یہ مہمان محترم حریم قدس میں داخل ہوئے تو میزبان حقیقی نے ازراہ لطف فرمایا "کہ میرے لئے کیا تحفہ لائے ہو؟" آپؐ نے جواب دیا کہ اے مالک الملک تیرے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے کہ اس کی ضرورت ہو معاً آپؐ کو ایک چیز یاد آگئی اور فرمایا "ہاں پروردگار عالم! میں تیرے دربار میں ایک ایسا تحفہ لایا ہوں جو تیرے پاس بھی نہیں اور وہ تحفہ میری "عبدیت" ہے کہ تیری ردائے کبریائی میں عبدیت کا کوئی پیوند نہیں۔

نکتہ! قرآن کریم میں کئی انبیاء کے لئے "عبدنا" استعمال ہوا ہے، مگر عبداللہ فقط دو نبیوں کو کہا گیا ہے۔ ایک حضرت عیسیٰؑ کو سورۃ مریم میں ہے قال انی عبداللہ اور دوسرے آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سورہ جن میں ہے

"وانہ لما قام عبداللہ۔"

اور جن دو نبیوں کو عبداللہ کہا گیا ان ہی کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا۔

اسراء اور معراج!

مکہ معظمہ سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کو اسراء اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور اس سے بھی آگے کی سیر کو معراج کہا جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے اسراء کا ذکر پندرھویں پارے کے آغاز میں اور معراج کا تذکرہ سورہ نجم میں فرمایا۔ ان دونوں مسلسل واقعات کو الگ الگ کرنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ معراج کا ذکر اسراء کے فوراً بعد آجاتا تو یہ ابہام ہو جاتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانوں کی سیر کو تشریف لے گئے تو آسمان پر بھی شب تار اپنی زلفیں بکھیرے ہوئے تھی حالانکہ یہاں گردش لیل و نہار فقط یہ ارض بسیط ہے آسمان پر یہ نظام جلوہ فرما نہیں۔ اس لئے زمینی سفر کے بارے میں فرمایا!

"پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی لیکن آسمانی سیر روز و شب سے خالی ہے۔"

جمہور اہل اسلام کا یہی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سیر جسد عنصری کے ساتھ بیداری کی حالت میں کرائی گئی

سائنس کی رو سے روشنی کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ اور سورج جس نسیٹھ ہزار میل ہے۔ اور زمین سے بڑا ہے۔ اپنے تمام سیاروں کو لئے ہوئے ایک عظیم کہکشانی نظام کے اندر چھ

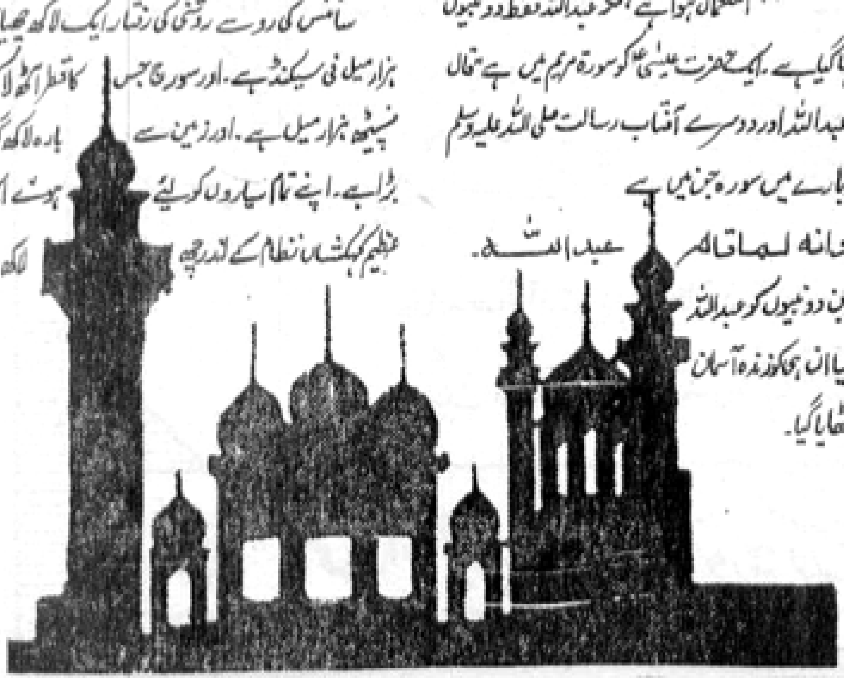

میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ موجودہ سائنس کی تحقیقات پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات اور واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی اختراعات کے باعث ہزاروں میل کا سفر چشم زدن میں طے کر سکتا ہے۔ خلائی طیاروں نے بعض جگہ ہزاروں میل فی سیکنڈ کی رفتار سے پرواز کی۔ نیویارک میں سٹیٹ بینک کی عمارت کی ایک سو دو منزلیں ہیں اور یہ عمارت بارہ سو پچاس فٹ بلند ہے اس کی آخری منزل پر پہنچنے کے لئے لفٹ کے ذریعہ صرف تین منٹ لگتے ہیں۔ جس قادر مطلق نے یہ چیزیں پیدا کیں اور انسانوں کو اتنی عقل دی۔ کیا وہ اپنے حبیب مکرم کے براق میں ایسی برق رفتاری کی کلیں اور حفاظتی سامان نہ رکھ سکتا تھا جن سے چشم زدن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم راحت و تکریم کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکیں۔

منجملہ کمالات نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معراج وہ واقعہ ہے جو مکہ میں پیدا ہوا جس کے راوی چھبیس صحابی ہیں۔ سفر معراج کے چار حصے ہیں۔

۱۔ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک

۲۔ مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک۔

۳۔ سدرۃ المنتہیٰ سے صریف الاقلام تک

۴۔ صریف الاقلام سے اور خداوند قدوس کی ملاقات احکام الٰہی اور قرب الٰہی کا ہے۔ معراج نبویؐ کی غایت حق تعالیٰ سبحانہٗ کے ارشاد کے مطابق

"لنریہ من اٰیٰتنا۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہائے قدرت دکھائے جائیں۔

لیلۃ المعراج کی صبح کو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو راستہ میں اتفاقاً ابوجہل سے آپؐ کی ملاقات ہو گئی۔ جب اس کے سامنے تفصیلات آئیں، عروج سمٰوات، سیر ملکوت انبیاء سے ملاقات سدرۃ المنتہیٰ مقام صریف الاقلام قرب و تجلی کے مقامات، جنت و جہنم کے مشاہدات اور مختلف عجائبات اور واقعات سنے تو ابوجہل ان تفصیلات کو ایک مجنوں کی باتوں سے طرح بھی کم نہیں سمجھتا تھا، کیا یہ ساری باتیں آپؐ ایک کھلے مجمع میں عام لوگوں کے سامنے بھی بیان کریں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کے بیان کر دینے میں کوئی باک نہیں۔

ابوجہل نے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اور واقعہ معراج کی تفصیلات و معجزات سننے کے لئے جمع کرنا شروع کر دیا۔

الجامعۃ البنوریہ درسمند ضلع کوہاٹ (رجسٹرڈ)

الجامعۃ البنوریہ جو عاشق رسول حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے ایک خالص اسلامی درسگاہ ہے جامعہ نے اپنی قلیل مدت یعنی دو سالوں میں جو ترقی کی منازل طے کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

- الحمد للہ آج جامعہ میں ۱۴ کمرے بمع برآمدہ تیار ہو چکے ہیں۔
- ایک عظیم الشان مسجد جس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا فضل محمد صاحب آف مینگورہ نے اپنے بابرکت ہاتھوں سے رکھا تھا جس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ذمہ قطر کے ایک عرب نے لیا ہے وہ تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔
- جامعہ میں مسافر طلبہ کی تعداد دو سو ہے۔ طلباء کی تعلیم قیام وطعام کے اخراجات جامعہ کی طرف سے ہیں۔ جامعہ میں اساتذہ کی تعداد دس ہے۔ جامعہ کا ماہانہ خرچہ تقریباً دس ہزار روپے ہے۔ مدرسہ ہذا چونکہ پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا چلانا اہل علاقہ کیلئے محال ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جامعۃ البنوریہ اکاؤنٹ نمبر ۱۶۴۰

حبیب بنک درسمند برانچ ضلع کوہاٹ

منجانب: مہتمم واراکین جامعۃ البنوریہ درسمند ضلع کوہاٹ پاکستان

یہ خداتعالیٰ کا کام اور اس کا تکوینی نظام ہے کہ معجزات نبوت کی تشہیر، پیغام نبوت کی تبلیغ اور دین اسلام کی ترویج کے لئے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سننے کے لئے جمع کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے ابوجہل سے لے لیا۔ اس کی غرض کچھ اور تھی اس کی مساعی عداوت کے لئے تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعوت تبلیغ کے راستے کھول دیئے۔

بہرحال اسی اثناء میں ابوجہل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ اور ان کے سامنے واقعہ معراج کو ایک تمسخر، ٹھٹھہ اور من گھڑت افسانے کے رنگ میں پیش کیا۔ اور کہا کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے واقعات بیان کر رہے ہیں جو سراسر عقل و خرد کے خلاف ہیں کیا آپ اس پر اعتبار کرنے کو تیار ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ واقعات اور واقعہ معراج کی تفصیلات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں تو مجھے ان کی تصدیق و توثیق میں کوئی تامل نہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا سچ فرمایا اسی روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صدیق پڑ گیا۔

بہرحال ابوجہل کی تحریک پر لوگ جمع ہو گئے۔ اور واقعہ معراج کی تفصیلات کا بیان شروع ہوا تو قریش سنتے اور حیرت کا اظہار کرتے، بعض نے تعجب کیا بعض نے تمسخر اڑایا، بعض نے تالیاں پیٹیں اور بطور امتحان بیت المقدس کی علامات دریافت کرنے لگے۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں نے معراج کا یہ واقعہ مشرکین مکہ کو سنایا تو لوگوں نے اس کی تردید کی اور تکذیب کی اور بیت المقدس کی علامتیں دریافت کرنی شروع کیں تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے ظاہر فرما دیا اور جو باتیں اور نشانیاں مشرکین دریافت کرتے میں دیکھ دیکھ کر بتاتا جاتا۔

ان تمام بیانات سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خدا مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمان پر تشریف لے جا کر اسی شب کو واپس آئے۔ جسم سمیت گئے، جسم سمیت واپس آئے۔ روح مع جسم کے بیداری کی حالت میں گئے۔

جب کوئی سوال باقی نہ رہا تو راستے کے واقعات دریافت کرنے لگے۔ اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی کوئی نشانی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نشانی اس کی یہ ہے فلاں وادی میں فلاں قبیلے کے قافلے پر میں گذرا تھا اور ان کا ایک اونٹ بھاگ گیا تھا۔ اور میں نے ان کو بتلایا تھا۔ اس وقت تو میں شام کو جا رہا تھا۔ پھر میں واپس آیا۔ یہاں تک کہ میں ضجنان میں فلاں قبیلے کے قافلے پر پہنچا تو میں نے لوگوں کو سوتا ہوا پایا اور ان کا ایک برتن تھا جس میں پانی تھا اور اس کو ڈھانپ رکھا تھا میں نے ڈھکنا اتار کر اس کا پانی پیا اور پھر اسی طرح بدستور ڈھانک دیا اور اس کی یہ بھی نشانی ہے کہ ان کا وہ قافلہ اب بیضا سے ثنیۃ التنعیم کو آ رہا ہے سب سے آگے ایک خاکستری رنگ کا اونٹ ہے اس پر دو بورے لدے ہیں ایک کالا دوسرا دھاری دار اور لوگ ثنیۃ التنعیم کی طرف دوڑے تو اس اونٹ سے پہلے کوئی اونٹ نہیں ملا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا اور ان سے برتن کا قصہ پوچھا انہوں نے خبر دی ہم نے پانی بھر کر ڈھانپ دیا تھا۔ سو ڈھکا ہوا تو ملا مگر اس میں پانی نہ تھا اور ان دوسروں سے پوچھا جن کا اونٹ بھاگنا بیان فرمایا تھا) اور یہ لوگ مکہ آ چکے تھے انہوں نے کہا واقعی صحیح فرمایا۔ اس وادی میں ہمارا اونٹ بھاگ گیا تھا ہم نے ایک شخص کی آواز سنی جو اونٹ کی طرف ہم کو پکار رہا تھا یہاں تک کہ ہم نے اونٹ کو پکڑ لیا۔

(ابن ہشام)

بطلِ حریت

تحریکِ ختمِ نبوت اور تحریکِ ناموسِ صحابہؓ کے قائد

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر نصیر الدین سواتی الآلائی

آئیں جوانِ مردانِ حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

مجاہدِ ملت و دین بطلِ حریت قاطع سامراج حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ گاؤں بفہ تحصیل مانسہرہ ہزارہ میں ۱۸۹۵ء کو مولانا حکیم سید گلؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مڈل سکول بفہ میں معلم تھے آپؒ نے گھر کی دینی تعلیم والد صاحب اور والدہ صاحبہ سے حاصل کی، اور سکول میں بھی والد صاحب سے پڑھا۔ ۱۹۱۰ء میں مڈل سکول کے امتحان میں پورے ضلع میں اول آئے اس وقت کے ناظم مدارس ضلع نے آپ کے والد صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ماشاء اللہ آپ کا بیٹا بہت ہونہار ہے میں آپ کے بیٹے کا پندرہ روپے ماہوار وظیفہ مقرر کرتا ہوں اس زمانے میں پندرہ روپے بڑی امداد سمجھی جاتی تھی کیونکہ پولیس کانسٹیبل اور فوجی سپاہی کی تنخواہ سات روپے تھی مگر آپ کے والد صاحبؒ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جو بچہ ہونہار ہو تو اس کو انگریزی پڑھائی جائے اور جو اندھا ہو جائے اس کو مسجد بھیج دیا جائے۔ چنانچہ مولانا گلؒ نے مولانا ہزاروی کو دارالعلوم دیوبند بھیج دیا اور ۱۹۱۹ء میں آپ نے دارالعلوم دیوبند کا آخری امتحان امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔ آپ کے چند ساتھی اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ (۱) علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ۔ (۲) مفتی اعظم مولانا عزیز الرحمان (۳) استاذ الکل حضرت مولانا رسول خان (۴) علامہ شبیر احمد عثمانی (۵) شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی (۶) مولانا حافظ محمد احمد (۷) مولانا غلام رسول البغوی۔

دیوبند میں جمعیۃ طلباء کا قیام

دارالعلوم دیوبند میں جمعیۃ طلباء کی بنیاد حضرت مولانا غلام غوثؒ نے رکھی آپ ۱۹۱۹ء میں فراغت کے بعد جمعیۃ طلباء کے قیام کے سلسلے میں مولانا حبیب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند سے اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جمعیۃ طلباء کے قیام کی اجازت اس وقت دی جا سکتی ہے جبکہ دارالعلوم کے درجہ علیا کے کوئی استاد اس کی صدارت قبول فرمائیں حضرت مولانا ہزاروی نے چند ساتھیوں سمیت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو جمعیۃ طلباء کی صدارت کے لیے راضی کر لیا تو مولانا ہزارویؒ کو جمعیۃ طلباء دارالعلوم دیوبند کے قیام کی اجازت مل گئی چنانچہ جمعیۃ طلباء دارالعلوم دیوبند کے پہلے صدر علامہ شبیر احمد عثمانی جبکہ جنرل سیکرٹری حضرت مولانا غوث ہزاروی طلباء کی اکثریت کی رائے پر منتخب ہوئے۔

مولانا ہزارویؒ بحیثیت رہنما احرارِ اسلام

جب ۱۹۳۱ء کے قریب لاہور میں مجلس احرار اسلام کے نام سے مسلمانوں کا ایک فعال پلیٹ فارم قائم ہوا جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ظفر علی خان، مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی، شیخ حسام الدین جیسی بزرگ اور مجاہد ہستیاں تھیں وہاں صوبہ سرحد سے ۱۹۳۴ء میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مفتی اعظم سرحد مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئیؒ، حکیم عبدالسلام ہزارویؒ وغیرہ ہزاروں رضاکاروں سمیت اس جماعت میں شامل ہوئے مولانا ہزارویؒ نے آزادی کی اس جنگ میں سرفروشی اور قربانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑی سخت آزمائشوں میں ایک مخلص اور بے داغ کردار کے مالک رہنما کا مظاہرہ کیا اسی لیے اس دور میں مولانا ہزارویؒ فخرِ سرحد شمشیرِ سرحد کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ مولانا ہزارویؒ نے طاغوتی سامراج کی آہنی زنجیروں کو توڑتے ہوئے بے شمار دلوں میں جذبہ حریت بیدار کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد مولانا کی خدمات

مولانا ہزارویؒ اس وقت مردان میں تھے جبکہ ملک کی تقسیم کا اعلان ہوا آپؒ نے اپنی آئندہ سیاسی و مذہبی سرگرمیوں کے سلسلے میں مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ سے استفسار کیا تو حضرت مفتی اعظم نے فرمایا کہ اب پاکستان میں مذہبی اقدار کی سربلندی کے لیے علماء کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اور صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں پاکستان کا ساتھ دینا مسلمانوں کے حق میں مفید ہوگا قیام پاکستان کے بعد مجلس احرار اسلام کے اکثر رہنما سیاسی کام کرنے سے دل برداشتہ ہو گئے اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کو صرف ایک مذہبی تنظیم کی بنیاد رکھنے کا عزم کر لیا تو مولانا ہزارویؒ نے ایسے وقت میں بھی حوصلہ بلند رکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دینی احکام کے مطابق سیاسی کام کرنے کا مشورہ دیا۔

مولانا بحیثیت رہنما جمعیۃ علماء اسلام

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے قطب زمان شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی رفاقت میں جمعیۃ علماء اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں علماء کی ایک مضبوط جماعت کو معرض وجود میں لانے میں کامیاب ہو گئے۔ ۸، ۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی دعوت پر پاکستان بھر کے علماء کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ اتفاق رائے سے مرکزی امیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور ناظم عمومی بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ منتخب ہو گئے۔ اور جمعیۃ کے دستور کو مرتب کرنے کے لیے درج ذیل علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی (۱) علامہ شمس الحق افغانیؒ (۲) مفکر اسلام مولانا مفتی

محمودؒ، (۳) مولانا عبدالحنانؒ (۴) مولانا عبداللہ (خیر المدارس) (۵) مولانا عبدالواحد گوجرانوالہ ۱۹۵۹ء کو جب صدر ایوب خان نے مارشل لاء لگایا تو مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی تجویز پر دینی کام کو جاری رکھنے کے لئے نظام العلماء کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے امیر حضرت لاہوریؒ اور ناظم عمومی حضرت ہزارویؒ منتخب ہوئے۔

حضرت ہزارویؒ بحیثیت ممبر اسمبلی

۱۹۶۲ء کی مغربی پاکستان اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو انہوں نے اسمبلی میں ایک مجاہد عالم دین ہونے کی حیثیت سے مؤثر کردار ادا کیا اور جب اسمبلی میں پہلی بار کسی وفات پر انگریزی طریقے کے مطابق چند منٹ کھڑے ہو کر مکمل خاموشی اختیار کرنے کی تحریک آئی تو یہ مرد مجاہد قاطع سامراج مولانا ہزارویؒ تھے جنہوں نے بھرے اسمبلی ہال میں خطاب کرتے ہوئے اراکین پارلیمنٹ سے فرمایا کہ انگریز ایک عرصہ ہوا کہ اس ملک کو چھوڑ کر چلا گیا ہے اب اظہار تعزیت کے لئے خاموشی ایک انگریزی لعنت ہے جس کو مسلمانوں کے اس ہاؤس میں باقی رکھنا اسلامی اقدار کو ختم کرنے کے مترادف ہے اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ کسی مرنے والے مسلمان کے لئے فاتحہ پڑھ کر اس کو ایصال ثواب کیا جائے صرف خاموشی کا آخر کیا فائدہ ہے؟ چنانچہ مغربی پاکستان کی اسمبلی لاہور کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سپیکر کے کہنے پر حضرت مولانا ہزارویؒ نے خاموشی کے بجائے ایصال ثواب کے لئے دعا کرائی اور انگریزوں کا چلایا ہوا طریقہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک مرد مجاہد کی جرأت و بے باکی کے نتیجے میں زمین میں دفن کر دیا گیا۔ اسی طرح حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے اسمبلی کے اندر اور باہر ہر قسم کے باطل فرقوں کا اور خلاف شریعت قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بالخصوص منکرین ختم نبوت اور صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنے والوں کا ہر موقع پر پوسٹ مارٹم کیا اور آخر وقت تک پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جدوجہد جاری رکھی۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

نعت

جہاں ذکرِ نبی کی ابتدا کی — وہیں نازل ہوئی رحمت خدا کی
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — یہ ہیں کچھ خوبیاں اس دلربا کی
انہیں کی ذات اقدس جلوہ گر تھی — شہادت میں شہید کربلا کی
جنیدؒ و شبلیؒ و عطارؒ و رومیؒ — شعاعیں ہیں یہ ختم الانبیاء کی
محی الدین جیلانی سراپا! — تھی اک تصویر محبوب خدا کی
معین الدین اجمیری و چشتی — کروں تعریف کیا اس ماہ وصفا کی
معین دین و ملت بن کے آئے — دکھا دی شان اس مہر ووفا کی
شہاب الدین شیخ سہروردی — عنایت تھی حبیبؐ کبریا کی
مجدد الف ثانیؒ شیخ سرہند — ہدایت کر گئے خلق خدا کی
ہزاروں اور ان کے بعد آئے — ہزاروں نے پھر انکی اقتدا کی
غرض یہ سلسلہ اب تک ہے جاری — نیابت ہو رہی ہے مصطفےٰؐ کی
محمد مصطفےٰؐ کی یہ نیابت — حقیقت میں نیابت ہے خدا کی
قیامت تک یوں ہی صورت رہیگی — رہے گی یوں ہی آمد اولیا کی
یہ ان کی شان دکھلاتے رہیں گے — ہدایت کی حمایت کی، عطا کی

رؤف اللہ مارے یا جلائے
مگر الفت ہیں اپنے اولیاء کی!

عبدالرؤف امروہی

غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں اسلامی بیداری اور اس کا لائحہ عمل

از مولانا ابوالحسن علی ندوی

رہا، ان ملکوں میں اسلامی بیداری کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، جہاں مسلمان اقلیت میں اور ان کے چاروں طرف غلط فہمیوں، غلط بیانیوں، جھوٹے الزامات اور بے بنیاد دعووں کے دائرے پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں قومی جمہوری حکومتیں برسراقتدار ہیں، وہاں بھی ایک مدت سے اسلامی بیداری کی لہر موجود ہے لیکن اسلامی ممالک میں پیدا ہونے والی بیداری کی لہر سے کچھ کم طاقتور نہیں ہے۔

اسلام کی مثالی سیرت و کردار کی نمائندگی

ان غیر اسلامی ملکوں میں تمام مسلمانوں کے لئے عام طور پر اور اسلامی دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ اسلام کی مثالی سیرت و کردار کا ممکن حد تک واضح اور مکمل نمونہ پیش کریں۔ یہ اس دین کے لئے احترام کا جذبہ پیدا کرنے کا سب سے قوی اور موثر ذریعہ ہے، یہی بات برادران وطن کو اسلام کے مصادر (SOURCES) اور اسلامی تعلیمات کے مطالعہ کی دعوت دے سکتی ہے جن تعلیمات نے مسلمانوں کو بہترین سیرت و اخلاق اور امتیازی رنگ عطا کیا ہے۔ اور پرکشش سانچے میں ڈھالا ہے۔ یہی بات ان کو قرآن مجید، سیرت نبوی اور شریعت اسلامی سے مانوس ہونے اور ان کا مطالعہ کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک زمانے سے مسلمان اسلامی سیرت و کردار سے ہٹ چکے ہیں۔ وہ غیر مسلم اکثریت کے عادات و اطوار رسوم و روایات اور مقامی قدیم تہذیب و تمدن سے متاثر ہو چکے ہیں یا جدید مغربی مادی تہذیب کے زیر اثر آ چکے ہیں۔

پھر یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ غیر مسلموں کے لئے یہ ممکن یا آسان نہیں کہ مسلمانوں کے اعمال و اخلاق کا مطالعہ مسجدوں اور مدرسوں میں جا کر کریں، وہ تو مسلمانوں کو دیکھیں گے۔ بازاروں میں دفاتر میں، محکموں میں اور عمومی اجتماعات اور تقریبات کے موقع پر اور اور جہیں سے وہ اچھا یا برا اور غلط یا صحیح تاثر قائم کریں گے۔

پرامن بقائے باہم کی فضا بنانے کی کوشش

غیر مسلم اکثریت کے ملکوں میں مسلمانوں کے کرنے کا دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ امکان بھر اور اپنی استطاعت کی حد تک اس بات کی پوری کوشش کریں کہ ملک میں امن و سکون کی فضا قائم رہے اور پرامن بقائے باہم کا اصول کارفرما ہو تاکہ باہمی احترام و اعتماد کی فضا میں دعوتی اور تعمیری کاموں کا موقع فراہم رہے، کیونکہ اس کے بغیر دینی ادارے، اسلامی سرگرمیوں کے مراکز یہاں تک مسجدیں اور مدرسے سب خطروں کی زد میں ہیں۔ کسی وقت بھی نفرت اور فرقہ وارانہ جنون کا سیلاب ان تمام اداروں اور مقامات کو برباد کر سکتا ہے۔

اسی طرح امن و سکون اور باہمی احترام ہی کی فضا میں مسلمانوں کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ اپنے اسلامی تشخص و امتیاز کو محفوظ رکھیں اسلامی شریعت اور احکام کے مطابق زندگی گذاریں، اپنے عائلی قانون اور خاندانی نظام کو باقی رکھیں، اپنی نئی نسل کو اسلامی عقائد و تعلیمات پر قائم رکھیں، اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم دے سکیں۔ اور اس بات کا اطمینان حاصل کر لیں، جس کا اطمینان سیدنا یعقوب علیہ السلام نے حاصل کیا تھا۔ جب انہوں نے اپنے بیٹوں اور پوتوں، نواسوں سے سوال کیا تھا، کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟

«ما تعبدون من بعدی»

تو ان لوگوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا تھا:

نعبد الٰهك واله ابائك ابراهيم
واسمٰعيل واسحٰق الٰهاً واحداً ونحن
له مسلمون • (سورۃ البقرۃ-۱۳۳)

ترجمہ:- ہم عبادت کریں گے آپ اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق کے معبود کی، اسی معبود واحد کی، اور ہم تو اسی کے حکم بردار ہیں۔

سماجی بگاڑ کی اصلاح اور اخلاقی قیادت

اسی طرح مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ملک کی اخلاقی قیادت کی ذمہ داری قبول کریں۔ ملک میں پھیلے ہوئے بگاڑ کو درست کرنے کے لئے سامنے آئیں، پاکیزہ، شریفانہ زندگی اور انسانیت کے احترام کی دعوت دیں۔ ملک جس اخلاقی گراوٹ میں مبتلا ہے۔ اور اجتماعی خودکشی کی راہ پر تیزی سے بڑھ رہا ہے، اس کو روکنے اور سماج کو مکمل تباہی سے بچانے کی کوشش کریں، یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ایسا جہاز غرق ہو جائے جس پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد سوار ہے اور اس وجہ سے غرق ہو کہ یہاں دولت اور شہوت نفسانی کی پوجا ہو رہی ہے۔ یہاں حرص، لالچ، مفاد پرستی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ یہاں رشوت خیانت اور ملک سے غداری عام ہے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد، ان کے علماء اور مشائخ اور ان کے مدارس و معابد کی موجودگی میں کسی ملک اور سماج میں بیماریاں پھیل جائیں، بڑی فکر کی بات ہے کیونکہ مسلمانوں کے پاس دین کی تعلیمات، رسول کی سنت اور صحابہ کرامؓ کے اسوہ کی صورت میں اخلاقی تحفظ کا سامان موجود ہے جو اخلاقی بے راہ روی اور ذہنی دیوالیہ پن سے بچا سکتا ہے۔ اور ملک اور سماج کو مکمل تباہی سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت اسی صورت میں مسلمان اپنے صحیح مقام و منصب کی نمائندگی کر سکیں گے۔ اور اسی صورت میں اہل وطن مسلمانوں کی عزت و احترام کریں گے۔ ان کا پاس و لحاظ رکھیں گے۔ ان کو آنکھوں میں بٹھانے اور دل میں جگہ دینے پر مجبور ہوں گے اور ممکن ہے اللہ انہیں اس ملک قیادت کا موقع مرحمت فرمائے۔

اخلاقی قیادت کا میدان واحد میدان ہے جو اب تک

خالی پڑا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے اس کا موقع ہے۔ کہ وہ اس میدان میں اپنی صلاحیت، اہلیت اور امتیاز ثابت کر دکھائیں۔ اور اس راہ سے قیادت کا منصب حاصل کر لیں۔

جمہوری حقوق کا صحیح استعمال اور قانون سازی کی رفتار پر گہری نظر

جمہوری ملکوں میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے شہری اور جمہوری حقوق کو فخر و اعتماد اور جرأت و ذہانت کے ساتھ استعمال کریں۔ کیوں وہ بھی ملک کے وفادار اور دیانتدار فرزند ہیں۔ ان کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں۔ جو غلبہ اکثریت کو حاصل ہیں۔ اس طرح ان کو اس بات کے مواقع حاصل رہیں گے۔ کہ اپنے حقوق کی اور اپنے مقام و منصب کی حفاظت کریں۔ اپنے دین مذہب کے مطابق زندگی گزاریں۔ اپنی شریعت اور دینی تعلیم کو غیروں کی مداخلت سے محفوظ رکھیں اس کے لئے ضروری ہے کہ مجالس قانون سازی میں بننے والے قوانین کا ذہانت اور بیدار مغزی کے ساتھ مسلسل مطالعہ کرتے رہیں اور ان مجالس کے نمائندوں کے انتخاب میں اپنا پورا وزن استعمال کریں۔ ایسا نہ ہو کہ غفلت میں کسی مصیبت یا مشکل میں پھنس جائیں اور اپنے مذہب اور عقیدہ کے خلاف قوانین پر عمل کرنے اور حالات سے صلح کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ ان کو اہل مصر کے فاتح مصر سیدنا عمرو بن عاص کی وصیت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے:۔

انتم فی رباط دائم لتشوّق القلوب الیکم

تم مستقل محاذ پر ہو کیوں کہ مخالفین کے دل تمہاری ہی طرف لگے ہوئے ہیں۔

نئی نسل کی تعلیم و تربیت اور ان کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت

مسلمانوں کو چاہیئے کہ نئی نسل کی مضبوط و مستحکم اسلامی تعلیم کا انتظام کریں۔ اور توحید کا عقیدہ جو ان کا شعار و امتیاز اور برادران وطن کے درمیان خط فاصل ہیں۔ اس نئی نسل کے عقیدہ کو نئی نسل کے دل و دماغ میں پیوست کر دینے کی ذمہ داری سنبھالیں، اور وقت نظر اور دینی غیرت و حمیت

(سندھی)

فخرِ رسالت

نورِ مُجسّم رحمتِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم
سَبِ کان پہلا رُسَبِ کان مُکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم
سیّد سَرور اشرف الوری ساقیِ کوثر شافعِ محشر
افضل اجمل اکمل اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم
بحرِ کرامت مخزنِ حکمت گنجِ شرافت آیتِ رحمت
فخرِ رسالت عزّتِ آدم صلّی اللہ علیہ وسلّم
نینن پر مازاغ جو سُرمو واللّیل سنوارِ یا کُنیدڑ گیسو
موجِ تبسّم کوثر و زمزم صلّی اللہ علیہ وسلّم
اُبر پو چمکیو شمسِ ہدایت شرک شقاوت کفر جی ظلمت
ٿیو ویاھک دم رھمو برھم صلّی اللہ علیہ وسلّم
نالو بہ مِٺو جنھن جو مُحمّد ان بہ رب جو جنھن تي بیحد
روحَ جي راحت قلب جو مرھم صلّی اللہ علیہ وسلّم
ھُنَ جي مبارک خاکِ قدم تان گھوریو گھوریان واري بہ گھوریان
سر ڙو سلیم آ ٿو ھیج مان ھردم صلّی اللہ علیہ وسلّم

پیر مُحمّد سلیم جان مُجدّدي

کے ساتھ سرکاری نظام تعلیم و تربیت، مدرسوں میں مقررہ نصاب تعلیم، ثقافتی پروگراموں اور وسائل و ابلاغ کا جائزہ لیتے رہیں۔ کیوں کہ یہ چیزیں بچوں اور نوجوانوں کے عقیدہ کو بھی کمزور کرتی ہیں۔ بلکہ بسا اوقات اس کے خلاف دعوت دیتی ہیں۔ یہ سارا کام وطنی اور قومی ثقافت کے نام پر کیا جاتا ہے حالانکہ یہ قدیم ہندوستانی دیو مالا MYTHOLOGY ہے۔ جسے پھر سے زندہ کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو ان وسائل و ذرائع اور اداروں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چونکہ خیال کی آزادی، دین و عقیدہ میں عدم مداخلت اور شہری حقوق میں مساوات کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ ملک کے ہر فرد کو مساوی عزت و مقام دیتا ہے۔ اور ہر ایک اپنے عقیدہ اور خواہش کے مطابق نئی نسل کی تربیت کا حق دیتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ موجودہ وسائل ابلاغ اور نظام تعلیم و تربیت سے جوانوں، بوڑھوں، مردوں، عورتوں کے ذہنوں پر پڑنے والے اثرات کا مقابلہ کیا جائے۔ ان ذہنوں کے لئے اچھی غذا، مناسب دوا، طاقتور، پرکشش اسلامی ادب فراہم کیا جائے۔ اور دلوں میں موجود دینی غیرت و اسلامی حمیت کو بیدار کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

”الدین النصیحة“

دین نصیحت اور خیر خواہی ہے۔) پر عمل کرتے ہوئے میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور کچھ مشورے بھی دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حالات سمجھنے، خطرات کا صحیح اندازہ لگانے کی توفیق دے۔

وما توفیقی إلا باللّٰہ علیہ توکّلتُ
والیہ أنیبُ

شیخ علی طنطاوی

ترجمہ و تلخیص: عبدالرزاق ندوی

اپنی پیاری بچیوں سے

اصلاح کی کنجی صرف تمہارے ہاتھ میں ہے ہم مردوں کے ہاتھ میں نہیں تم چاہو تو پوری امت کی اصلاح کرسکتی ہو -

پیاری بچی! میں وہ شخص ہوں جس کی عمر عزیز کی پچاس سے زیادہ بہاریں گزر چکیں، جوانی اس کی امنگوں، ولولوں کو ایک مدت ہوئی الوداع کہہ چکی، پھر ایک عالم کی سیر و سیاحت کی، بھانت بھانت کے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور دنیا کو طرح طرح سے آزمایا ہے، اب سنو! صراحت و وضاحت کے ساتھ تمہارے کان میں وہ بات ڈالنا چاہتا ہوں جو میری عمر و تجربات کا نچوڑ ہے، شاید اسے کسی دوسرے سے اس وضاحت کے ساتھ نہ سن سکو، اصلاح اخلاق فتنہ و فساد کو مٹانے اور نفسانی خواہشات کو قابو میں لانے کے لئے ہم نے بہت کچھ لکھا۔ طرح طرح سے آوازیں بلند کیں، یہاں تک کہ قلم تھک گئے زبانیں اکتا گئیں، اس کے باوجود ہم کچھ بھی نہ کر سکے، برائیاں مٹنے کے بجائے روز افزوں ہیں، فتنہ فساد ختم ہونے کے بجائے سیلاب کی طرح رواں ہیں۔ طوفان بے پردگی و بے حیائی رکنے کے بجائے اس کی رفتار تیز سے تیز تر اور اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے، اور اس کا سیلاب وبا کی طرح ایک شہر سے دوسرے شہر میں تیزی سے سرایت کر رہا ہے، اب تو کوئی اسلامی ملک ایسا نہیں جو اس سے محفوظ و مامون ہو، بے پردگی کو ختم کرنے کی ساری کوششیں اب تک رائیگاں گئیں اور خیال ہے کہ آئندہ بھی ہمیں کامیابی نصیب نہ ہوگی، جانتی ہو کیوں؟ اس لئے کہ اب تک ہم نے اصلاح کے اصل دروازے پر دستک نہیں دی، اور نہ اس کے صحیح راستہ کو معلوم کیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اصلاح کی اصل کنجی تمہارے ہاتھ میں ہے، اگر اس پر تمہارا یقین ہے اور تم اس سے کام لینا چاہتی ہو تو سارے احوال درست ہو جائیں اور ساری بگڑی بن جائے، یہ صحیح ہے کہ مرد ہی غلط راہ پر پہلا قدم اٹھاتا ہے۔ عورت کبھی بھی اس میدان میں پیش قدمی نہیں کرتی، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر تمہاری رضامندی نہ ہو تو اس کو اقدام کی جرأت نہیں ہو سکتی اگر تمہارے اندر نرمی و لچک نہ ہو تو اس میں اتنا دم نہیں کہ تمہارے دروازے پر دستک دے سکے، تم خود دروازہ کھولتی ہو تبھی جا کے وہ داخل ہوتا ہے، تم خود چور سے کہتی ہو آ جاؤ اور جب وہ آ کر اپنا کام کر چکتا ہے تو تم چیختی ہو چلاتی ہو کہ چوری ہو گئی، میری مدد کرو، میری مدد کرو، اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ مرد بھیڑیے ہیں اور تم بکری ہو تو مرد سے اسی طرح بھاگنے لگو جیسے ایک بکری بھیڑیئے سے بھاگتی ہے، اگر تم کو اس بات پر یقین ہو جائے کہ مرد چور ہیں تو تم اس سے اسی طرح بچنے کی کوشش کرنے لگو جیسے ایک بخیل شخص چور سے بچتا ہے، تم اچھی طرح جانتی ہو کہ بھیڑیا بکری کے صرف گوشت کا خواہاں ہوتا ہے، اسی طرح ایک مرد تمہاری جس چیز کا طالب ہوتا ہے وہ تمہیں اتنا عزیز ہے کہ جتنا بکری کو اپنا گوشت عزیز نہیں ہوتا، وہ چیز تمہیں موت سے زیادہ اہم اور زندگی سے زیادہ قیمتی ہے، مرد تم سے تمہاری عزیز ترین متاع کا طلب گار ہوتا ہے وہ تم سے تمہاری پاکدامنی و عفت کو چھین لینا چاہتا ہے جس سے تمہاری شرافت تمہارا وقار باقی ہے، اور جس پر تم کو بڑا ناز ہے اور جس دولت و قوت پر تم جیتی ہو یقین جانو میری بچی! کہ جس لڑکی کے دامن عفت کو کوئی مرد داغدار کر دیتا ہے اس کی زندگی بکری کی اس موت سے ہزاروں درجہ سخت بن جاتی ہے جس کے گوشت سے بھیڑیا اپنا شکم بھرتا ہے، واللہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب نوجوان کسی لڑکی کو غلط نظر سے دیکھتا ہے تو اپنے خیال و تصور میں پہلے اس کا لباس اتارتا ہے پھر اسے برہنہ دیکھتا ہے، تمہیں قسم دلاتا ہوں کہ مرد کی ان باتوں پر کبھی کان نہ دھرنا کہ وہ لڑکی کے صرف ادب و اخلاق سے سروکار رکھتے ہیں، اس سے ایک ساتھی کی طرح گفت و شنید کرنا چاہتے ہیں اور اس سے ایک دوست کی سی محبت رکھتے ہیں، قسم خدا کی یہ سراسر جھوٹ ہے، اگر جوانوں کی تنہائیوں کی وہ باتیں سنو جو تمہارے متعلق وہ کیا کرتے ہیں تو اس کی ہولناکی و سنگینی سے گھبرا اٹھو، جب یہ نوجوان تمہارے سامنے مسکراتے ہیں یا تم سے نرم نازک لہجہ میں بات چیت کرتے ہیں یا تمہاری کوئی مدد کرتے ہیں تو وہ تمہید ہوتی ہے، اس چیز کی جسے وہ تم سے چاہتے ہیں، اس تمہید کے بعد وہ کیا چاہتے ہیں وہ تم کو اچھی طرح معلوم ہے، تھوڑی دیر کی عارضی لذت میں دونوں مست ہو جاتے ہیں، اس مستی کے بعد وہ سب کچھ بھول جاتا ہے اور تم زندگی بھر اس کا خمیازہ بھگتتی ہو، وہ چپکے سے کھسک لیتا ہے اور کسی دوسری بھولی بھالی کی تلاش و جستجو میں لگ جاتا ہے، اس کی ناموس و عزت سے کھیلتا ہے اور تم ہمیشہ کے لیے اس بار گراں سے بوجھل ہو جاتی ہو جو حمل کی صورت میں تمہارے بطن میں ہوتا ہے اور دائمی حزن و ملال کی شکل میں تمہارے دل میں ہوتا ہے اور ہمیشہ کے لئے تمہاری پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگ جاتا ہے۔ معاشرہ اس کو یہ کہہ کر معاف کر دیتا ہے کہ چلو نوجوان ہے شیطان کے چکر میں آ کر قدم ڈگمگا گیا ہے اب راہ راست پر آ جائے گا اور تم کو معاشرہ کبھی بھی معاف نہیں کرتا، اور ہمیشہ کے لیے تم عار و الزام حسرت و ندامت کے قعر مذلت میں پھنسی رہ جاتی ہو، اگر تم مرد سے ملتے وقت ذرا دل کڑا رکھوگی، نگاہیں پھیر لوگی، احتیاط و اعراض کا اظہار کروگی تو کبھی بھی اسے تمہیں چھیڑنے کی ہمت نہ ہوگی۔ اگر اس اعراض و ممانعت کے باوجود بھی وہ بے شرم باز نہ آئے اور زبان درازی یا دست درازی کرنے کی کوشش کرے تو فوراً پیر سے جوتی نکالو اور اس کے

رہ نواز دو، اگر تم ایسا کرو تو راہ چلنے والے ہر
سافر کو مددگار و طرفدار و حامی پاؤ گی، اس سے بڑھ
ی بدکردار و بداخلاق کو کسی لڑکی کو چھیڑنے کی ہمت
ہوگی، اس کے بجائے اگر اس کے اندر شرافت کی
ہوگی تو ثابت ہو کر تمہارے پاس آئے گا، معافی
گے گا اور جائز تعلقات یعنی شادی کے لئے ہاتھ
ھائے گا۔ عورت چاہے جاہ و مال عزت و شہرت
رو منزلت کے بڑے ہی عالی مقام و منصب پر فائز
لیکن اسے وہ حقیقی سعادت و سکون نصیب نہیں
سکتا جو شادی سے حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ
ادی ہی اس کی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے، یہ
سعادت و سکون تو صرف ایک شریف بیوی، باوقار
ں، گھر کی ملکہ ہی بن کر حاصل ہوتا ہے۔ عورت
اہے ملک کی شہزادی ہو یا وزیراعظم، پارلیمنٹ
ممبر ہو یا ملک کی ملکہ، شہرت یافتہ فلمی ستارہ ہو
اسٹیج کی رقاصہ شادی اس کی آخری تمنا ہوتی ہے۔
ی کہ وہ بدکردار و بدکارہ کی بھی جسے کوئی بدکردار
اسق و فاجر شخص بھی شادی کرنا پسند نہیں کرتا کوئی
کردار مرد جو کسی بھولی بھالی لڑکی کو شادی کے وعدہ
پر گمراہی کی دعوت دیتا ہے اور وہ گمراہی پر آجاتی
ہے تو شادی کے وقت اسے چھوڑ کر کسی دوسری
شریف لڑکی کا انتخاب کرتا ہے اس لیے کہ وہ یہ نہیں
چاہتا کہ اس کی شریک حیات، اس کے بچوں کی
ماں، ایک گمراہ اور گری پڑی عورت بنے، مرد
چاہے کتنا ہی فاسق و فاجر بداخلاق و بدکردار ہو
اگر اسے بازار ہوا و ہوس میں متاع لطف و لذت
نہ ملے، اس کی خواہشات نفسانی کی قربان گاہ پہ
کسی کی عزت و آبرو بھینٹ چڑھانے کو میسر نہ ہو،
کوئی آبرو باختہ عورت مذہب ابلیس اور شریعت
بہائم و کلاب کے مطابق اس کی شریک حیات بننے
کو تیار نہ ہو تو لامحالہ وہ اسلامی سنت کے مطابق
اس سے شادی کرنے پر مجبور ہوگا۔

اے دختران اسلام! شادی کی سرد بازاری
صرف تمہاری وجہ سے ہے اگر تم میں یہ فسق و فجور
و بدکرداری نہ ہو تو کوئی لڑکی گھر بیٹھی نہ ملے گی، تم
اپنی پریشانی کا ازالہ شرف و سعادت کی اس راہ
سے کیوں نہیں کرتیں، شریف عورتیں ان پھیلی ہوئی
برائیوں کے خلاف کیوں آمادۂ جنگ نہیں ہوتیں
اصلاح کے اس میدان کی تم ہی زیادہ مستحق ہو اور
ہم مردوں سے زیادہ کارآمد ہو۔ اس لیے کہ عورت
کی زبان تم ہی اچھی طرح جانتی ہو اور سمجھتی ہو، اور
ان برائیوں کا خمیازہ تم ہی کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اے
پاکدامن پاکباز شریف و دیندار خواتین! ہر مسلمان
گھرانے میں شادی کی عمر کی بچیاں موجود ہیں اور شوہر
سے محروم ہیں جانتی ہو کیوں؟ وجہ یہ ہے کہ جب
ہر نوجوان کو گرل فرینڈ آسانی سے ہر جگہ میسر ہے
تو پھر بیوی کی کیا ضرورت، یہ مصیبت کسی ایک جگہ
کی نہیں۔ ہر ملک و مقام میں عام ہے۔ اب ضرورت
اس بات کی ہے تم خواتین متحد ہو کر ایک جماعت بناؤ،
اب ضرورت ہے کہ خواتین ادیبات، و طالبات و
اسکول و کالج کی پڑھنے والیاں ایک جگہ جمع ہوں اور
اپنی گمراہ بہنوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش
کریں، انہیں خدا کا خوف دلایا جائے اور خدا سے
نڈر تی ہوں تو بدکاری سے پیدا ہونے والے امراض
خبیثہ کا خوف دلایا جائے۔ اگر اس پر بھی نہ سمجھیں تو حقیقت
والی زبان استعمال کی جائے اور صراحت سے یہ کہا جائے
کہ نوجوان تمہاری طرف صرف اس لیے لپکتے ہیں کہ تم
نوخیز و خوبصورت ہو، مرد تمہارے اردگرد اس لیے
چکر لگاتے ہیں کہ تم اس کے ہوا و ہوس کا کھلونا بنو۔
کیا تمہاری یہ جوانی و خوبصورتی ہمیشہ قائم رہے گی؟
دنیا میں کون سی چیز اپنی حالت پر قائم رہی ہے کہ
تمہاری جوانی و خوبصورتی قائم رہے گی؟ اس وقت

(پشتو)

نبوت په محمدؐ باندے تمام شو

که صورت د محمدؐ نه وے پیدا — پیدا کړے به خدائے نه وه دا دنیا
کل جهان د محمدؐ په روئ پیدا شو — محمدؐ دے د تمام جهان آبا
نبوت په محمدؐ باندے تمام شو — نشته پس له محمدؐه انبیا
نور هاله د محمدؐ وو پیدا شوے — چه بوئ نه وو د آدم او د حوا!
که صورت ئے پیدا شوے آخرین دے — په معنیٰ کښے اولین دے تر هر چا
خدائے ئے مه کڼه بیشکه چه بنده دے — نور ئے کل واره صفات دی په بنتیا
که نبي دے که ولي دے که عاصي دے — محمدؐ دے د همه وارو پیشوا!
چه ئے دین د محمدؐ دے قبول کړے — جنتي دے، که فاسق دے که پارسا
محمدؐ د گمراهانو رهنما دے — محمدؐ دے د رندو د لاس عصا
که رڼا د پیروي د محمدؐ ده — کڼه نشته په جهان بله رڼا
محمدؐ د بے چاره ؤ چاره کړ دے — محمدؐ دے هر دردمند له دوا

زهٔ رحمٰن د محمدؐ د در خاکروب یم!
کمے نه که خدائے له دے دره جدا

(رحمٰن بابا)

تمہارا کیا حال ہوگا جب جوانی ڈھل جائے گی خوبصورتی زائل ہو جائے گی۔ اس وقت تمہیں کون پوچھے گا اور تمہارا یہ اہتمام کون کرے گا جب تم پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہوں گے کمر جھک جائے گی اور چہرہ پر جھریاں پڑ جائیں گی، ایسے وقت میں اگر تمہاری عزت و اکرام کرے گا تو صرف تمہارے لڑکے اور لڑکیاں پوتے اور پوتیاں ایک بوڑھی خاتون صرف اپنے آل اولاد ہی میں ملکہ بنی رہتی ہے جہاں ہر وقت تاج شاہی اس کے سر پر چمکتا ہے۔ اگر ایسے وقت میں اس کی اولاد و احفاد نہ ہو تو تم ہی سوچو اس کا کیا حال ہوگا؟

کیا یہ چند لمحوں کی عارضی لطف و لذت ہمیشہ کے ان آلام و مصائب کے برابر ہو سکتی ہے، کیا تم اس آغاز سے اس انجام کو خریدنا چاہتی ہو، اس طرح کی باتیں تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں، اور نہ تمہارے پاس اپنی بدقسمت گمراہ بہنوں کو راہ راست پر لانے کے لیے وسائل کی کمی ہے، اگر ان وسائل سے تم نہیں سمجھا نہیں سکتیں تو کم از کم ان محفوظ پاکدامنوں کو بدکاری کی کھائی میں گرنے سے ضرور بچا سکتی ہو جو ابھی تک اس راہ سے ناآشنا ہیں۔

تم سے یہ مطالبہ نہیں کہ ایک ہی دن میں اور ایک ہی چھلانگ میں سب گم کردہ راہ کو راہ ہدایت پر لے آؤ ہمیں معلوم ہے کہ یہ محال و ناممکن ہے بلکہ آہستہ آہستہ خیر و بھلائی کی طرف قدم بڑھانے کی ضرورت ہے جس طرح کہ تم آہستہ آہستہ ہی برائی کی طرف قدم بڑھاتی ہوا آہستہ آہستہ ہی کپڑے کم، پردے ہلکے کئے ہو کہ شریف مردوں کو محسوس تک نہ ہو سکا اور ہر فاسق و فاجر اندر ہی اندر خوش ہوتا رہا، گندے رسائل اس پر تمہیں ابھارتے رہے، اب تم بے پردگی و بے حیائی کی اس منزل پر آ گئی ہو کہ جس سے دین اسلام راضی ہے، نہ مذہب نصرانیت و یہودیت میں اس کی مثال ملتی ہے نہ مجوسیت میں، بلکہ حال زار تو یہ ہے کہ جس سے بہائم و جانور بھی نفرت کریں۔ اب تو ایسے ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں جن کا ازالہ جلدی ممکن نہیں

رُشد و ہدایت کا راستہ اگرچہ طویل ہے لیکن اس طویل راستے کو طے کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں، اس راہ میں ہمیں سب سے پہلے اختلاط سے جنگ کرنی پڑے گی۔

اختلاط سب سے بڑی مصیبت ہے، عورت کا گھر سے باہر نکلنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غیر محارم سے میل میلاپ شروع کر دے، کسی کی بیوی اس کے دوست کے گھر جا کر تنہائی میں ملنے لگے، راستہ میں کسی سے ملاقات ہو تو سلام و کلام کرنے لگے۔ اسکول و کالج میں لڑکے لڑکیاں آپس میں مصافحہ و پیار محبت کی داستان چھیڑنے لگے، ساتھ مل کر سفر کرنا شروع کر دیں اور یہ بھول جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو مرد اور دوسرے کو عورت بنایا ہے، ہر ایک میں ایک دوسرے کے لیے جذب و کشش رکھ دی ہے، جیسے کوئی عورت دور کر سکتی ہے نہ کوئی مرد، بلکہ دنیا کی کوئی مخلوق دور نہیں کر سکتی، جو لوگ تہذیب و تمدن کے نام پر اختلاط و مساوات کی دعوت دیتے ہیں وہ سراسر جھوٹے و کذاب ہیں، اس سے وہ صرف اپنے اعضائے جسمانی کو لذت اپنے میول و جذبات کو تسکین اور اپنی نگاہوں کو لذت دید سے ہمکنار کرنا چاہتے ہیں اپنی مطلب براری کے لیے صراحت کی جرأت نہیں ہوتی تو ترقی و تہذیب تمدن و ثقافت کے چمکیلے الفاظ کا سہارا لیتے ہیں، ان جھوٹوں کے نزدیک حق وہ نہیں جو باطل کے مقابلہ میں ہو بلکہ حق وہ ہے جس پر یورپ کا لیبل لگا ہو، حق وہ ہے جو پیرس، لندن، برلن اور نیویارک سے آئے، چاہے رقص و بدکاری ہو یا یونیورسٹی کا اختلاط، میدان کھیل کی بے پردگی ہو یا ساحل سمندر کی عریانی، اور باطل و غیر مقبول وہ ہے جو جامع ازہر، جامع اموی دینی مدارس و اسلامی مساجد سے آئے، چاہے وہ شرافت و پاکیزگی ہو یا عفت و طہارت، بعض معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ یورپ و امریکہ میں ایسے گھرانے و خاندان میں جو اختلاط کو پسند نہیں کرتے۔ پیرس میں بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی لڑکیوں کو نوجوان کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتے، اور اُنہی فلموں کو دیکھنے

کی اجازت دیتے ہیں جن پر انہیں اچھی طرح اطمینان ہوتا ہے، لیکن آج ہمارے یہاں اپنی فسق و فجور کے اڈوں کو تہذیب و تمدن، ثقافت و فن جیسے سنہرے الفاظ کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں، حالانکہ یہ کورنگاہ ثقافت و فن سے واقف ہیں نہ مذہب و دین سے، ان مغرب زدوں کا یہ کہنا ہے کہ اختلاط شہوت کے جوش کو کم کرتا ہے، اخلاق و کردار کو مہذب بناتا ہے اور نفس سے جنسی جنون کو ختم کر دیتا ہے۔ اگر حقیقت یہی ہے تو اس کا جواب ان ملکوں سے مانگو جو اختلاط کے نتائج بھگت رہے ہیں۔ روس جیسے کسی مذہب سے سروکار نہیں اور نہ کسی شیخ و پادری کی بات کو قابل اطمینان سمجھتا ہے۔ اختلاط کی سئیات و برائیوں کا مزہ چکھنے کے بعد اسے خیرباد کہہ چکا ہے۔

اسی طرح امریکا کو جن بڑے مسائل کا سامنا ہے ان میں سے ایک اسکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں میں کثرت حمل کا پایا جانا ہے، اب کون چاہے گا کہ یہی صورت حال عالم اسلام کی بھی ہو۔ ہمیں نوجوانوں سے کچھ کہنا نہیں ہے اور امید بھی نہیں کہ وہ ہماری باتوں پر کان دھریں گے بلکہ خدشہ ہے کہ الٹے میری باتوں کا مذاق اڑائیں گے اس لیے کہ ہم ان کی لذتوں کے مابین حائل ہونا چاہتے ہیں، ہمیں جو کچھ کہنا ہے تم سے کہنا ہے، میری پیاری بچی! اس لیے کہ اب فساد کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑتا ہے لہذا ہرگز ہرگز ابلیس کی قربان گاہ میں اپنے آپ کو قربانی کے لیے پیش نہ کرنا، ان لوگوں سے کبھی فریب و دھوکہ نہ کھانا جو نفسانی ہوس اور آپس کے اختلاط کے سم قاتل کو ترقی، آزادی، تہذیب و تمدن کے نئے جام میں پیش کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان ملعونوں میں سے اکثر کی بیوی ہے نہ اولاد انہیں تم سے عارضی لذت و لطف حاصل کرنا ہوتا ہے۔

میں تو الحمدللہ چار بچیوں کا باپ ہوں۔ جب میں تمہاری مدافعت کرتا ہوں تو اپنی بچیوں کی مدافعت کرتا ہوں اور تمہارے لیے اسی طرح خیر و بھلائی

باقی صـ ۲۶ پر

ذکری خارج از اسلام ہیں

تحریر محمد سلیم خان بلوچ

آخری قسط

ڈسٹرکٹ جج قلات ڈویژن کی عدالت میں سول اپیل عنا ۱۹۷۵ء

خانگی کورٹ کولواہ، بتاریخ ۲۰-۱-۷۵ء کے فرمان اور فیصلے کیخلاف اپیل

حکم عدالت :- فاضل فیملی جج نشان منظر دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ مدعی علیہ ۱ اور مدعی علیہ ۲ کے درمیان شادی نہیں چل سکتی۔ اس وجہ سے مدعی علیہ ۱ نے مسلمانی طور طریقے پر مدعی علیہ ۲ سے شادی کی تھی۔ اور شادی کے بعد ذکری مذہب اختیار کر گیا۔ فاضل جج کے مطابق ذکری غیر مسلم ہیں۔ اسی بنا پر کیس کا فرمان جاری کیا اور مدعیان کے درمیان شادی فسخ قرار دے دی گئی۔

محمد اسلم فیصلہ سنایا گیا

۴-۲-۱۹۷۶

ڈسٹرکٹ جج ڈویژن قلات (دیکھئے ضمیمہ صفحہ ۲۳ و ۲۴)

ذکریوں کے متعلق بلوچستان کے عام مسلمانوں کی رائے

ذکریوں کے متعلق بلوچستان و مکران کے عام مسلمانوں کی رائے درج ذیل ہے۔

"سرکاری ریکارڈ اور مردم شماری کے تختوں میں ذکری جماعت کے افراد کو مسلمانوں کی فہرست میں درج کیا جاتا ہے۔ مگر ان علاقوں کے دوسرے مسلمان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ دوسرے مسلمان نہیں کھاتے۔ اور مقامی عدالتیں جن پر سنی قاضی مامور ہیں۔ ان کو غیر مسلم فرض کر کے ان کے مقدمات کا فیصلہ دیتے ہیں (الی ان) مقامی عدالت ذکری فرد کی گواہی کو قبول نہیں کرتی

عظیم مورخ جناب کا مل

القادری کی تحقیق

ذکری پرانے زمانے میں (۱۹۰۵ء) میں خود کو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ سمجھتے ہیں۔ گو اس زمانے میں بھی تلاوت قرآن کے علاوہ مسلمانوں اور ان میں کوئی یکسانی نہیں پائی جاتی تھی لیکن اب انہوں نے خود کو مسلمان کہنا ترک کر دیا ہے بلکہ نماز پڑھنے والوں سے انہیں نفرت ہے۔

(ذکریں دور دو گزٹیر، مکران نمبر ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء)

ایک عظیم انگریز مورخ کی رائے

گو کہ ذکری اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ان کے اصول زندگی الجھے ہوئے عقیدہ پر مبنی ہیں۔ حقیقتاً ان لوگوں کا قرآن پڑھنا عام کٹر مسلمانوں کے درمیان ایک قدر مشترک ہے۔ تمام مسائل میں عام سنی مسلمانوں اور ذکریوں میں بڑا فرق ہے۔

(بلوچستان گزیٹیر از میوز بلوچ ۱۹ ۱۹۰۷ء)

ایک عظیم ہندو مورخ کی رائے

سابق عظیم ترین آئی اے بلوچستان رائے بہادر لالہ ہتو رام انگریزی حکومت نے ۱۹۰۷ء میں اس کو بلوچستان کا سی آئی ڈی بنا کے بھیجا تھا۔ اس کی پیش رائے خدمت ہے :-

اس علاقہ میں ایک قوم معروف بنام ذگری یا ذکری بلوچ جاتی ہے۔ جو میر راد کو اپنا مرشد سمجھتے تھے (الی ان) ان لوگوں کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان کسی سے نہیں ملتا۔ یہ میر راد خاندان گچکی سرداران کی نسل سے تھا۔ اس کا مذہب نہ ہندو تھا نہ مسلمان بلکہ ان سے مختلف تھا جس کی نسبت معلوم نہیں کس طرح پیدا ہوئی۔ (الی ان) زبان ان کی بلوچی ہے۔ اور اکثر بلوچی رواج پر چلتے ہیں مگر تقسیم جائیداد موروثہ میں شریعت محمدی کے پابند نہیں۔

(تاریخ بلوچستان ص ۱۵۱ از رائے بہادر لالہ ہتو رام ۱۹۰۷ء)

دستور آئین پاکستان کی رو سے

ذکری غیر مسلم ہیں!

دستور پاکستان میں جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والوں کو انکار ختم نبوت کی وجہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اسی طرح یہ قانون ہر اس شخص یا فرقہ کے لئے ہے جو حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین تسلیم نہ کرتا ہو یا اسے مشروط طور پر تسلیم کرتا ہو۔ یا وہ کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہو۔ جس نے حضور علیہ السلام کے بعد نبوت، الہام یا مذہبی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ قانون درج ذیل ہے :-

" آرٹیکل نمبر ۲۶۰ :- جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا۔ یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مصلح پر ایمان رکھتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں۔"

آگے شق نمبر ۳ : جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تصور کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

ذکری حضرات یا ان کے ہمنوا مہدوی حضرات یا اس قسم کے دیگر افراد قانون پاکستان آرٹیکل نمبر ۲۶۰ و شق نمبر ۳ کی عبارت بار بار پڑھیں اور ہمارے ذکری حضرات ملا محمد اٹکی کو نبی، امام، صاحب کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قبلہ وغیرہ ہم ارکان اسلام کے منکر ہیں۔ لہٰذا وہ بدرجۂ اولیٰ غیر مسلم ہیں۔

مگر اس کے باوجود ذکری حضرات شناختی کارڈ فارم بھرتے ہوئے خود کو مسلم لکھتے ہیں۔ اس طرح فارم کے حلف نمبر ۲ کی خانہ پری کرتے ہوئے نہایت غلط بیانی سے کام لے کر حکومت کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسی طرح پاسپورٹ یا ویزہ وغیرہ میں خود کو مسلم ظاہر کرتے ہوئے عرب ممالک جاتے ہیں۔ یہ بھی حکومت کے ساتھ ایک دھوکہ اور فریب ہے۔

حکومت پاکستان سے اپیل

ہم حکومت پاکستان اور خاص طور پر سندھ و بلوچستان کے

حکام بالا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کی طرح واضح طور پر ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اور ذکری لفظ مسلم سے فائدہ اٹھا کر شناختی کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ فارم پر خود کو مسلم ظاہر کرکے حکومت پاکستان کو فریب دیتے ہیں۔ اس کا سد باب ہونا چاہئے نیز سنا گیا ہے کہ غریب ملاک۔ جلتے ہوئے الیکشن فارم پر دستخط ان کے مذہبی رہنما جنہیں ملائی کہتے ہیں۔ وہ کسی فرضی مسجد کا نام لکھ کر خود کو اس کا امام یا خطیب ظاہر کرکے دستخط کرتے دیا۔

سابق ڈپٹی کمشنر لسبیلہ کا جرأت مندانہ اقدام ۔ ۲

۱۹۶۷ء میں ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے اپنے تمام ماتحت افسروں کو حکم جاری کیا تھا۔ کہ شناختی کارڈ جاری کرتے وقت ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے۔ اخباری بیان درج ذیل ہے۔

"لسبیلہ ۲۶ اپریل (نمائندہ امن) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے تمام تحصیل و رجسٹریشن افسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ذکری قبیلہ کے افراد کو شناختی کارڈ جاری کرتے ہوئے ان کو غیر مسلم تحریر کریں تاکہ ان کو مسلم لکھنے سے عوام میں ہیجان نہ پھیلے۔ یاد رہے کہ حال ہی میں لسبیلہ کے بعض علماء نے ذکری قبیلہ کے افراد کو مسلم ظاہر کرنے پر شدید اعتراض کیا تھا۔

(روزنامہ امن ۲۶ اپریل ۱۹۶۷ء کراچی)

ہمیں امید ہے کہ بلوچستان و سندھ خصوصاً کراچی کے حکام بالا اسی طرح اپنی جرأت مندی اور اسلام دوستی کا ثبوت دیں گے

ذکریوں کے متعلق مفتیان کرام کے فتوے

استفتاء :۔ کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بلوچستان و کراچی میں ایک نیا فتنہ "ذکری" مذہب کے نام سے رونما ہوا ہے۔ اس کا بانی از روئے ذکری تحریرات محمد اٹکی کیلپوری ہے۔ اور وہ ایک نور تھا۔ آسمانوں سے اترا ۹۷۷ھ میں اس کا ظہور ہندوستان میں ہوا۔ وہاں سے کیچ مکران آکر تربت شہر کے قریب کوہ مراد پہاڑی پر سات یا دس برس تک قیام کیا۔ اس نے کہا کہ امام مہدی اور نبی آخر الزمان میں ہوں اس نے ارکان اسلام، کلمہ، نماز، تحیت الشہود، زکوٰۃ، غسل، روزہ، وضو وغیرہ کو منسوخ کیا۔ اور نئی شریعت ایجاد کی۔ خود کو خاتم النبیین قرار دیا۔ اور پھر وہاں سے ۱۰۲۹ھ میں غائب ہو گیا وہ ایک الہامی کتاب بھی چھوڑ گیا ہے۔ جس کا نام "برہان" یا برہان التاویل ہے۔ اس کا دوسرا نام "کنز الاسرار" ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذکری مذہب کے لوگ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جو اس طرح ہے:۔ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" نماز کے عوض فقط ذکر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک نماز پڑھنے والا گمراہ، بے دین اور کافر ہے رمضان کے تیس روزوں کے بدلے آٹھ دن ذی الحجہ کے ابتدائی روزہ رکھتے ہیں۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے قائل نہیں۔ حج کعبہ منسوخ رکھتے ہیں۔ البتہ کوہ مراد کی زیارت کو حج تصور کرتے ہیں۔ حج دسویں ذی الحجہ کو کوہ مراد پر جا کر کرتے ہیں۔ زکوٰۃ چالیس پر ایک نہیں بلکہ دس پر ایک جبراً کرتے ہیں۔ غسل جنابت کے قائل نہیں، شرعی وضو کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید در اصل محمد مہدی کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور قرآن مجید میں جہاں "محمد نام آیا ہے" اس سے مراد محمد مہدی ہے۔ وہ محمد مہدی کو خدا کا نور اور خدا کا معشوق تصور کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی عرش پر خدا کے سامنے کرسی بچھائے بیٹھا ہے۔ اور ہماری نگرانی کرتا ہے۔ نیز ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت مہدی کے حوالے کی ہے۔ اور مہدی نے یہ اختیار مذہبی راہنماؤں کو دیا ہے۔ جنہیں ذکری اصطلاح میں "ملائی" کہتے ہیں۔ لہٰذا ملائی فی دنبہ یا بکری یا بکری کے عوض تین تین چار چار فٹ جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔ نیز ملائی کو مہدی نے حلال و حرام کا اختیار بھی دیا ہے۔

مندرجہ بالا اعتقادات کے باوجود ذکری اپنے آپ کو مسلم کہتے اور لکھتے ہیں۔ اور بعض نادان و جہلاء مسلمان ان سے رشتہ بھی لیتے ہیں۔ اور دیتے ہیں۔ اب وضاحت طلب امور اس مسئلہ میں یہ ہیں کہ

(۱) کیا ذکری مذہب کے افراد مندرجہ بالا اعتقاد کی رو سے مسلمان ہیں یا نہیں؟

(۲) چونکہ وہ قرآن مجید کو منزل من اللہ مانتے ہیں تو اس لحاظ سے وہ اہل کتاب تصور کئے جائیں گے یا نہیں؟

(۳) ان سے کوئی رشتہ لینا یا دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) اگر کسی مسلمان نے جہالت کی وجہ سے ان کو رشتہ دیا۔ یا ان سے رشتہ لیا بعد میں علم ہوا۔ کہ ذکری مسلمان نہیں پھر کیا کرے؟ اگر اس کو اولاد بھی ہے تو پھر اس کے متعلق شرع کیا کہتی ہے۔ اور وہ کس کی ہے؟ بلوچستان اور کراچی میں اس کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

(۵) ذکریوں کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے۔ حلال ہے یا حرام؟ کئی لوگ جہالت کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ اور یہ لوگ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو کثرت سے قربانی کرتے ہیں اور بزعم خود "حج" کا حق ادا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا سوالات کے مدلل جوابات تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ سائل: عبدالمجید قمر قندی، جون ۱۹۷۶ء

الجواب

(۱) مذکورہ بالا اعتقادات چونکہ نصوص قطعیہ اور صریحہ کے بالکل خلاف ہیں۔ بلکہ سراسر ان کا انکار ہے۔ اور دین برحق میں تحریف ہے، اس لئے اگر واقعتہً ذکری فرقے کے لوگ یہ عقائد رکھتے ہیں تو وہ کافر ہیں۔ ہرگز مسلمان نہیں۔

(۲) اہل کتاب نہیں ہوں گے کیونکہ اہل کتاب کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

(۳) ان کے ساتھ مسلمانوں کا نکاح باطل ہے۔ اس لئے رشتہ لینا اور دینا دونوں ناجائز ہیں۔

(۴) لاعلمی میں اگر کسی نے نکاح کیا تب بھی نکاح منعقد نہیں ہوا، علم ہونے پر فوراً جدا کرنا لازم ہے۔ اگر اولاد ہو گئی ہے تو وہ ثابت النسب نہ ہو گی اور ماں کے ساتھ ان کا شمار کیا جائے گا۔ لیکن دین و مذہب کے لحاظ سے

خیر الابوین دیناً

کے تابع ہو گی۔ یعنی اگر باپ مسلمان ہے۔ تب بھی اولاد مسلمان کہلائے گی۔ اور اگر ماں مسلمان ہے۔ تب بھی اولاد بھی اولاً ماں کے تابع ہو کر مسلمان کہلائے گی۔

نكح كافر مسلمة فولدت منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل والله سبحانه وتعالى اعلم

(در مختار ص ۴۳۲ ج ۲)

باقی صفحہ ۲۶ پر

اعدائے اسلام کی

سازشیں اور مسلمانانِ برطانیہ کی ذمہ داریاں

پانچویں عالمی ختم نبوت کانفرنس سے حافظ محمد اقبال رنگونی کا خطاب

صاحب صدر گرامی قدر واجب الاحترام علماء عظام ومشائخ کرام اور حاضرین جلسہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام "تحفظ ختم نبوت" کے عنوان پر یہ ایک پانچویں عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس ہے جس میں اکابرین ملت اور زعماء اسلام تشریف فرما ہیں۔ اس کانفرنس کا بنیادی موضوع ناموس رسالت کا تحفظ ہے آج کی اس مجلس میں حضرات اکابر اس موضوع پر تفصیلاً خطاب فرمائیں گے۔ اور بتلائیں گے کہ اس وقت اہل اسلام پر کونسی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اگر ہم نے پورے اخلاص کے ساتھ اپنایا اور اس پر عمل کیا تو۔ انشاء اللہ العزیز اس کے مفید نتائج برآمد ہوں گے اور اعدائے اسلام کے تمام مکروہ ہتھکنڈے اپنی موت آپ مر جائیں گے

حضرات محترم! میں نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہود یا اور دنیا کی تمام قومیں مل کر بھی اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں تو بھی اسلام کا بال بیکا نہیں ہو گا۔ نہ ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگڑے گا۔ اس لئے کہ اس دین حنیف کا محافظ خود رب العزت ہے اور رحمت للعالمین کا مرسل رب العالمین ہے پھر کسی کی کیا مجال کہ اس دین کو ختم کر سکے۔

حضرات محترم! آپ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو جلیل القدر فرزند تھے۔ حضرت اسماعیل ذبیح علیہ السلام اور سیدنا اسحٰق علیہ السلام، سیدنا حضرت اسحٰق علیہ السلام کے خاندان میں بکثرت حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری ہوتی رہی۔ جبکہ سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس بات نے یہود نامسعود کے دلوں میں غیظ و غضب کی آگ بھڑکا دی۔ انہیں اپنی نسل پر بڑا ناز و فخر تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ آج تک جس طرح اسرائیلی خاندان میں پیغمبر آتے رہے اسی طرح آخری پیغمبر بھی اسرائیلی خاندان ہی سے ہو لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی خاندان سے ہیں تو مخالفت کی ابتداء ہو گئی۔ کہ چونکہ ہماری نسل سے نہیں اس لئے تسلیم کرنے کی کوئی راہ نہیں حالانکہ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ وہ آپ کی مخالفت کے بجائے حمایت کرتے۔ عداوت کے بجائے محبت سے پیش آتے۔ اس لئے کہ وہ اپنی کتابوں کی روشنی میں اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ یہ آمنہ کا لال عبداللہ کا لخت جگر اللہ کا سچا رسول اور خاتم الانبیاء ہے۔ قرآن پاک میں اہل کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

الذین آتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما
یعرفون ابناءھم وان فریقا منھم
لیکتمون الحق وھم یعلمون

جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ آپ کو ایسے
پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں
اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو
جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔

اس آیت پاک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت رسول پہچاننے کی تشبیہ ان کے اپنے بیٹوں کو پہچاننے سے دی گئی کہ یہ لوگ جس طرح اپنے بیٹوں کو پوری طرح پہچانتے ہیں ان میں کبھی شک و شبہ نہیں ایسے اسی طرح کتب سابقہ میں آپ کے حالات، بشارات، علامات کی بناء پر آپ کو یقینی طور پر پہچانتے ہیں۔ لیکن ان سب کے باوجود انکار کرنا محض تعصب، ہٹ دھرمی اور عناد کے سوا کچھ نہیں۔

حضرات اکابرین جانتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ابھی آپ تشریف نہ لائے تھے بلکہ ولادت باسعادت بھی نہ ہوئی تھی کہ یہودیوں نے مدینہ کے قریب وجوار میں محض اس جذبے کے پیش نظر رہائش اختیار کرنی شروع کر دی کہ یہ شہر اس آخری پیغمبر کا دار الہجرہ ہو گا۔ لہٰذا جب بھی تشریف آوری ہو گی بیعت و صحبت میں اولیت کا شرف نصیب ہو گا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جب آپ تشریف لائے تو ان بدبختوں نے تکذیب کر دی۔ ان کا ذہن اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا کہ پیغمبر اسماعیلی خاندان سے آسکتا ہے انہوں نے اپنے نام نہاد کی شرافت و پاکدامنی کا نقطہ نظر پیش کر کے اس اسماعیلی خاندان سے کینہ و بغض کا اظہار کیا۔

پھر بات صرف یہیں تک نہیں رکتی کہ صرف انہوں نے آپ کی تکذیب کی بلکہ علانیہ طور پر مخالفت شروع کی آپ کے خلاف سعی ناکامی ان کا مشن بن گیا۔ طرح طرح کے الزامات لگانا ان کا مقصد حیات تھا۔ اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں ان کا نصب العین بن گیا۔ اسلام کے خلاف جتنا کچھ ہو سکتا تھا انہوں نے کیا۔ اس لئے کہ خاندانی رقابت اس موڑ پر آ گئی تھی اس کے ساتھ ساتھ انہیں اس بات پر بھی بڑا غصہ تھا کہ اسلام اور پیغمبر اسلام نے ان کی تحریفات کا پردہ چاک کیا ان کے غلط سلط عقائد کو طشت از بام کیا ان کی نام نہاد شرافت و پاکدامنی کی حقیقت بیان کی۔ اور بتلایا کہ ان لوگوں نے کتب سماویہ اور پیغمبروں کی تعلیمات کے ساتھ کیا کھیل کھیلا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام رازوں سے پردہ اٹھایا تو یہ قوم آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئی۔ جتنے اچھے اور ذلیل ہتھکنڈے ہو سکتے تھے انہوں نے اپنائے۔ اسلام جس سرعت کے ساتھ اپنی روشنیاں پھیلاتا گیا۔ ان بدبختوں کی ریشہ دوانیاں ہرزہ سرائیاں، الزامات اور مخالفتیں بڑھتی گئیں۔ آپ جانتے ہیں کہ خروج و فتنے سے کر آج تک اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت میں کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ کبھی خود سامنے آئے کبھی اپنے حواریوں کے ذریعہ اس مقصد میں کامیابی کے خواب دیکھے گئے

مثلاً کبھی قرآن کی آڑ لے کر پیغمبر اسلام اور اسلام کے ساتھ تمسخر کیا گیا کبھی محبت اہل بیت کے نام پر ناموس رسالت کا مذاق اڑایا گیا کبھی مخالفت صحابہ کے نام سے جمعیت نبی اور اس نے عزت رسولؐ کو داغدار بنانے کی کوشش کی۔ کبھی ظلی و بروزی کا مسئلہ پیدا کر کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ختم کرنے کی سازشیں کی گئیں کبھی تاریخ کے غلط سلط واقعات کی آڑ میں اسلام اور داعیانِ اسلام کی کردار کشی کی گئی۔

حاصل یہ کہ ان بدبختوں نے ہر موڑ پر نیا انداز و نشانہ اختیار کیا، نئے روپ بدلے نئے ابواب ترتیب دیئے۔ ان سب کا خلاصہ یہی تھا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام اور پیغمبر اسلام کو بدنام اور بدکام بتلایا جائے۔ (معاذ اللہ) تاکہ اسلام پوری دنیا میں پھیل نہ سکے اور نوجوانوں کو اپنے حلقہ میں نہ لا سکے۔

حضرات محترم! آج کی بیسویں صدی میں جبکہ پوری دنیا کو یہ دعویٰ ہے کہ ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہیں سائنس کی پر رفتار ترقی ہے قدم قدم پر چمک دمک ہے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہے ہم نے مانا سب کچھ ہے لیکن دل روحانیت سے خالی ہو چکے ہیں۔ اخلاق و شرافت کا جنازہ نکل چکا ہے یا نہیں؟۔ آج کی اس ترقی یافتہ دنیا میں اگر کوئی روحانیت اخلاق اور شرافت کی تلاش میں نکلتا ہے تو اسے چاروں طرف ایک نگاہ دوڑانی پڑتی ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ ترقی کے باوجود افریقہ ہو یا امریکہ، روس ہو یا برطانیہ ہر جگہ تنزلی کا دور دورہ ہے لیکن جب اس کی نظر قرآن پر پڑتی ہے اسلام کے حسن ازلی کا نظارہ کرتا ہے تو اس کا دل اس جانب مائل ہو جاتا ہے وہ یہ دیکھتا ہے کہ سب کچھ یہیں موجود ہے۔ آج ہزاروں کی تعداد میں غیر مسلم حلقہ اسلام میں پناہ لے رہے ہیں۔ پوری دنیا میں احیاء اسلام کی ایک لہر اٹھ چکی ہے۔ اور تحریکات اسلامیہ اپنی پوری شوکت و قوت کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔

اعدائے اسلام اس سے بے خبر نہیں۔ انہیں سب کچھ معلوم ہے لیکن اس کے باوجود علانیہ مقابلہ آرائی سے گریز کرتے ہوئے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ اور وہ یہ کہ اسلام کی تصویر غلط دکھائی جائے۔ اسلام کا روشن چہرہ مسخ کر کے دکھایا جائے اور بتایا جائے کہ اسلام بڑا ہی بھیانک مذہب ہے پیغمبر اسلام کا کردار یہ ہے تاکہ اسلامی تحریکات کو غیر مؤثر بنایا جا سکے اور اس سے بڑی بات یہ کہ ان کا مقصد ہمارے اسلامی نوجوانوں کے دلوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف تشکیک و شبہات کے زہریلے کانٹے بکھیرنا ہے اور انہیں ذہنی طور پر اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ اسلام کی بغاوت کھلے طور پر کر سکیں۔ اعدائے اسلام خود اس بات سے منحرف ہیں کہ ان کا کردار یہ رہا ہے ان کا ایک سربراہ اپنے مبلغوں کو بایں الفاظ ہدایت دیتا ہے کہ

اگر مسلمان نصرانیت قبول نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں تم اپنا کام جاری رکھو۔ اور ان کے دل میں اسلام کے مطابق مختلف قسم کے شکوک و شبہات پیدا کر دو۔ اگر تم اس مقصد میں کامیاب ہو گئے تو یہ تمہاری عظیم فتح ہوگی تم ان لوگوں کو عیسائی بنائے بغیر ان سے عیسائیت کی ایسی خدمت لے سکو گے جو خود عیسائی بھی اپنے مذہب کے لئے نہ کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے اگر تم کو مسیحی اصولوں میں لچک بھی پیدا کرنی پڑے تو بلا تکلف پیدا کر دو۔

اسی طرح ایک اور مذہبی سربراہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ:۔

یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے دس برس میں کسی طالب علم کو عیسائی نہیں بنایا لیکن یقین جانیئے کہ ہم نے کسی مسلمان کو مسلمان بھی نہیں رہنے دیا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس پر مشنری ادارے بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

(اردو ڈائجسٹ لاہور جون ۱۹۶۷ء)

اگر آج ہم اپنے ارد گرد کا بغور جائزہ لیں تو ہمیں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کے دلوں میں شکوک و شبہات کے بڑے زہریلے کانٹے موجود ہیں کیونکہ ان نوجوانوں نے ہماری لاپرواہی و کوتاہی غفلت و تساہل کی بنا پر اسلام اور پیغمبر اسلام کو مستشرقین یورپ کے کھینچے ہوئے خدوخال سے ناپنا شروع کیا۔ ظاہر ہے کہ ان کی تصانیف و رسائل و جرائد تقریر و تحریر اسلام دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی وساوس و مکائد کذب بیانی و افترا پردازی ناموس رسالت پر حملہ ان کتابوں کا مرکزی موضوع ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ہمارا نوجوان اسی سے تعبیر اخذ کرتا ہے اور اسلام کے خلاف بغاوت کرنے پر تل جاتا ہے۔ تعصب و منافرت کی انتہا یہ ہے کہ یہ لوگ سادہ سے سادہ اور معمولی سے معمولی واقعہ کو جن میں کسی پہلو سے بھی برائی کا تصور نہیں ہو سکتا صرف اپنے تعصب کی بنا پر ایسا بد منظر بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والے کے ذہن میں اسلام اور پیغمبر اسلام کی تصویر کچھ اور ہی نظر آتی ہے۔ انگریز مورخوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے بڑی کتابیں موجود ہیں۔ اور بظاہر یہی تاثر دیا جاتا ہے کہ یہ ایک تاریخی تجزیہ ہے اور اپنی تحریر میں بڑے پر خلوص ہیں لیکن جب وہ ان واقعات سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ اور پھر اس نتیجہ پر جو حاشیہ آرائی کی جاتی ہے اسے دیکھیں تو حیرانگی کی انتہا نہیں رہتی۔ کہ اسلامی اصول و عقائد کا حلیہ کس قدر بگاڑا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو کس انداز میں مسخ کیا گیا ہے۔ بغض و عداوت حسد و کینہ کا مظاہرہ سطر سطر سے کس طرح پھوٹا پڑ رہا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے نام نہاد مورخوں نے بھی مستشرقین یورپ کی ان لعنتوں کو تحقیقات کا نام دے کر ان سے خوشہ چینی کی نتیجہ یہ نکلا کہ خود ہمارے اندر مار آستین ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بیخ کنی کی سازشیں کیں ان کا قلم اسلام کے خلاف چلنے لگا۔ انہوں نے اپنی تحریر کا موضوع ناموس رسالت پر حملے سے شروع کیا۔ مسٹر رشدی کی مثال ہمارے سامنے تازہ موجود ہے جو نام تو اسلام کا لیتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے نام نہاد دعووں پر اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت ہرزہ سرائی میں پیش پیش ہے۔ مسٹر رشدی کی ان تمام خبیثانہ تحریرات کی نصرت و حمایت اعدائے اسلام کر رہے ہیں جو خود اس انداز میں سامنے آنے کی جرات آج تک نہ کر سکے تھے انہوں نے پوری قوت کے ساتھ مسٹر رشدی کی حمایت کا اعلان کیا گویا بالفاظ دیگر رشدی بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بنا دیا گیا۔ اس کی بدبختانہ کتاب کو آزادی رائے کی آڑ میں بین الاقوامی سطح پر عام کرنے کی مسلسل کاوشیں کی گئیں اس مہم کو تیز سے تیز تر بنانے کے لئے بین الاقوامی پریس نے بھی ان کی بھرپور حمایت کی۔ اسلام اور مسلمانوں کو خونخوار ظالم اور جاہل اور نہ جانے کن کن القابات سے نوازا گیا۔ اسلام کے خلاف مضامین لکھے گئے۔ ہر ملک کی اسلام دشمن تنظیموں نے اس موضوع کو اپنا مرکزی موضوع بنایا۔ اور ہر سطح پر اسلام کی مخالفت کی آواز اٹھائی گئی وہ تمام ناپسندیدہ اقوال و افعال جنہیں کوئی بھی سنے تو بغاوت پر اتر آئے۔ اسلام کے سر تھوپ دیا گیا۔ جیسے

اس جگہ ایک امریکی نقاد مسٹر EDWARD - W S - A - D کا ایک مضمون یاد آ رہا ہے جب اس نے لکھا کہ :۔

"آج کل امریکہ اور یورپ میں عام لوگوں کے لئے اسلام کا مطلب ایسی ہی خبریں ہیں جو خاص طور پر نگار ہوں ذرائع ابلاغ، حکومت جغرافیائی تزویر کار اور دانشور اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام مغربی تمدن کے لئے خطرہ ہے"۔

(ذرائع ابلاغ اور اسلام صـ۱۳۶)

اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ انہیں اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ اسلامی روحانی سرمایہ ان باطل نظریات کو شکست دے دے گا۔ اس لئے کہ ان نظریات میں بڑی واضح کمزوریاں ہیں جبکہ اسلام میں وہ قابل اعتبار چیزیں ہیں جن کی انسانی زندگی کی ہدایت و فلاح موجود ہے اسلام کے دامن میں اخلاقیات کے وہ زریں اصول ہیں۔ جن سے دونوں جہان کی کامیابی وابستہ ہے اس خطرے کے پیش نظر اسلام اور مسلمانوں کو برے سے برے انداز میں پیش کیا گیا۔ تاکہ اعدائے اسلام اپنی اسکیم میں کامیاب ہو سکیں۔

اس بدبختانہ ناول کے انتہائی مکروہ نتیجہ ہونے کا جہاں تک تعلق ہے خود اعدائے اسلام کا ایک گروہ اس کا معترف ہے لیکن قانونی طور پر اس ناول کو بند کرنے کے حق میں نہیں حالانکہ قانونی طور پر بھی یہ کتاب اس لائق ہے کہ اسے ضبط کیا جائے میں نے اس کی تفصیل اپنے مختصر مقالے خیطا بک ورسز مذہب اور قانون کی روشنی میں "میں لکھکر بیان کر دی ہے۔

اور یہاں قانونی جنگ کی بھی ابتداء کی جا چکی ہے لیکن مسئلہ صرف اس ایک کتاب کے ضبط ہونے سے حل نہیں ہو گا کیونکہ اعدائے اسلام کے عزائم نہایت خطرناک و مہلک ہیں ہمارے ملی تشخص مذہبی انفرادیت، اسلامی عقائد و اصول، اسلامی روایات پر منظم حملہ کرنے کی ٹھان رکھی ہے اور یہ حملہ روز بروز مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے۔ آج وقت اس بات کا شدید مطالبہ کرتا ہے کہ ہمارے مفکرین و دانشور، علماء و صلحاء، رہبران ملت عملی طور پر میدان میں نکل پڑیں۔ اور اس حملہ کا مؤثر طور پر جواب دیں۔ آج وقت ہم سے چند باتوں کا شدید مطالبہ کر رہا ہے۔ اس مطالبے کو پورا کرنا ہم سب کا اہم فریضہ ہے

۱۔ ان میں سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ آج ہم اپنے بھائیوں میں دینی احساس و شعور بیدار کریں ان میں اس بات کا احساس بیدار کریں کہ وہ مسلمان ہیں اور مسلمانوں کی اپنی تہذیب و تمدن ہے ان کے پاس اخلاقیات کے زریں اصول ہیں زندگی گذارنے کے بڑے اعلیٰ اصول موجود ہیں ہم کوئی بھی کام کریں تعلیمی ہو یا اقتصادی مسلمان ہونے کے احساس اور مسلمان جینے مرنے کے فیصلے کے ساتھ کریں۔

۲۔ دوسرا مسئلہ مسلمان بچوں اور نوجوانوں کی دینی تعلیم کا ہے یہ سب سے بڑا اور اہم مسئلہ ہے اگر مسلمانوں نے اپنی دینی تعلیم کو اپنے اندر برقرار نہ رکھا تو موجودہ مغربی نظام تعلیم ہمارے بچوں کو علم و ہدایت اخلاق و شرافت سے نہ صرف محروم کر دے گا بلکہ ہمارے ہاتھوں ہماری یہ نئی نسل ہمیشہ کے لئے مفقود ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے یہ بچے مستقبل کے راہبر ہوں۔

۳۔ تیسرا مسئلہ اسلام کی تمام تعلیمات کو عام کرنا ہے اس کے لئے حتی الامکان کوشش کرنی ہے اس ملک میں انگریزی زبان میں اسلامی تعلیمات کے متعلق عام فہم انداز میں لٹریچر عام کیا جائے تاکہ یہاں کے مقیمین اور یورپی باشندوں کو اسلامی تعلیمات سے آگاہی کا موقع ملے ان کے بے چین دلوں کو اسلامی تعلیمات کے ذریعہ سکون حاصل ہو۔ اور وہ خود اس جانب مائل ہو سکیں۔

۴۔ چوتھا مسئلہ یہ کہ جارح طاقت کا ہم مؤثر اور فیصلہ کن جواب دیں۔ اسلامی تعلیمات، اسلامی اصول و عقائد پر اعتراضات کرنے والوں کا عقلی و نقلی محاسبہ کرتے ہوئے خود ان کی تعلیمات کی برائیوں کو عام کریں۔ ان کو ان کا چہرہ بھی دکھائیں ان کے مذہب کی خامیاں عقلی و نقلی انداز میں دکھائیں اور بتلائیں کہ ان لوگوں نے سابقہ انبیاء کرام کی تعلیمات کا کیا حال کیا ہے؟ اس میں حکمت و تدبر، صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑا جائے۔

۵۔ پانچواں مسئلہ مسلمان بچوں اور نوجوانوں کی فکری و ذہنی تربیت کا ہے صالح اور نیک انسانوں کے ساتھ ان کا رابطہ رکھا جائے تاکہ وہ ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کر سکیں۔ اور ہر مشکلات کے حل میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

ان باتوں میں مسلسل جدوجہد اور سعی بلیغ کی اشد ضرورت ہو گی یہاں جذباتی اور اشتعال انگیز تقاریر و تحاریر سے یکسر صرف نظر کرتے ہوئے بلکہ شہرت و جاہ طلبی کو پس پشت ڈال کر پورے اخلاص کے ساتھ محنت کرنے کی ضرورت ہے اگر ہم نے ان اکابرین کے ساتھ اس موضوع پر محنت شروع کر دی تو انشاءاللہ امید قوی ہے کہ کچھ عرصہ میں یہاں کی فضا دوسری ہو گی اور اگر خدانخواستہ ہم نے اس طوفان بدتمیزی سے کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لیں اور ہماری نئی نسل کو ضلالت و گمراہی کے اس سیلاب میں بہہ جانے سے روکنے کی کوشش نہ کی تو یاد رکھئے ہمارا نام تاریخ میں دوسرے عنوان پر رکھا جائے گا اور تاریخ اس جرم عظیم کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیئے کہ بس اب کہ لذات خواب سو گئی

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

حادثات میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے قرآنی خوانی و دعائے مغفرت

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر میں ریلوے حادثہ اور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے قرآن خوانی اور دعا مغفرت کی گئی۔ ہر طبقہ خیال سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت فرمائی۔ دعائے مغفرت و فیصر حافظ مولانا محمد عبداللہ صاحب ڈگری کالج بھکر نے کرائی۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔ مسلمانان بھکر کا یہ اجلاس ریلوے حادثہ اور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعا مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرتا ہے اور پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کو فی الفور معاوضہ ادا کیا جائے اور اس صف میں تمام ہلاک شدگان اور زخمیوں کو شامل کیا جاوے۔ اس معاملے میں ریزرو و غیر ریزرو کا سوال پیدا کرنا پسماندگان سے زبردست زیادتی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مجرمین حادثہ کو ملک کے ذمہ دار افراد نے سازش قرار دیا ہے۔ اگر یہ سازش ہے تو اس کو بلا تاخیر بے نقاب

کرکے عوام کو مطمئن کیا جاوے اور سازش کرنے والوں کو عبرتناک سزا دی جاوے۔

علم نکل گیا

ایک حجازی شخص نے ایک آدمی سے کہا تمہارے پاس سے علم نکل چکا ہے۔ ہاں مگر وہ تمہاری طرف واپس بھی نہ آیا۔ (کتاب الاذکیا صہ ۱۹۲)

بقیہ : ذکری

بندہ عبدالرؤف دارالافتاء دارالعلوم کراچی

(مہر) الجواب صحیح سبحان محمود
۴-۷-۹۸ھ

الجواب وصواللہم للتیدق وا الصواب

ذکری فرقہ اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر اور خارج از اسلام ہے۔ یہ فرقہ ضال ضروریات دین کا منکر ہے۔ اس لئے اہل سنت و جماعت اور ان کے درمیان رشتہ مناکحت ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔ اور یہ لوگ اہل کتاب کے حکم میں قطعاً نہیں ہیں۔

(مہر) واللہ تعالے اعلم

ولی حسن مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی
۷، رجب ۱۳۹۸ھ

جن دیگر علماء کرام کے دستخط ثبت ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

- مولانا مفتی محمد اکمل دارالافتاء جیکب لائن کراچی
- مولانا سلیم اللہ خان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
- مولانا حافظ محمد اسمٰعیل دارالافتاء مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی۔
- مولانا ابوالظفر محمد اسحاق خان دارالحدیث رحمانیہ کراچی
- مولانا عبدالقاہر (مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسلام برنس روڈ کراچی۔

بقیہ : اپنی پیاری بچیوں سے

چاہتا ہوں جس طرح اپنی بچیوں کے لیے چاہتا ہوں۔ پردہ کے مخالفین جو کچھ بھی بیان فرمائیں اور جو بھی دلائل پیش کریں وہ تمہاری کسی بہن کی لٹی ہوئی آبرو کو واپس کر سکتے ہیں۔ نہ دامن عفت کی چاک کو رفو کر سکتے ہیں۔ گم شدہ عزت و شرف کو لوٹا سکتے ہیں نہ کسی عار و ذلت کو دور کر سکتے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑکی گمراہی کے سبب کسی مصیبت میں پھنس جائے تو ان حامیان اختلاط و مساوات میں سے کوئی بھی دست تعاون نہیں بڑھائے گا اور اگر کوئی پاکدامن لڑکی بدکاری کی دہشت کسی گڑھے میں گر جائے تو اباحیان بے پردگی و بے حجابی میں سے کوئی بھی آگے بڑھ کر اسے اٹھانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اس کے برخلاف جب تک لڑکی میں حسن و جمال ہوتا ہے اس پر یہ جان دیں گے اور جوں ہی حسن کا یہ غازہ اڑا اس طرح چپکے سے کھسک لیں گے جیسے ایک کتا اس مردار سے کھسک لیتا ہے جس میں گوشت کے بجائے صرف ہڈی رہ جاتی ہے۔ میری پیاری بچیو! یہ اچھی طرح جان لو کہ اصلاح کی کنجی صرف تمہارے ہاتھ میں ہے ہم مردوں کے ہاتھ میں نہیں، تم چاہو تو پوری امت کی اصلاح کر سکتی ہو۔

بقیہ : مولانا غلام غوث ہزاروی

وفات سے ایک ماہ قبل (ربوہ)

وفات : صدیق آباد کی جامع مسجد میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اور آخری جمعہ جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی میں پڑھایا اور اس موقع پر فرمایا کہ یہ میرا آخری جمعہ ہے واقعی پھر جمعہ ان کی زندگی میں نہیں آیا۔ جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو چالیس روپے قرضہ ان کے ذمہ تھا جس کے ادا کرنے کی وصیت اپنے چھوٹے بھائی مولانا فقیر محمد مرحوم (فاضل دیوبند) کو فرمائی۔ وہ مولانا غلام غوث ہزاروی جو برصغیر کے ایک عظیم رہنما تھے اور عرصہ تک اسمبلی کے ممبر بھی رہے لیکن اس دنیا کی متاع قلیل پر لات مارتے رہے اپنے پیارے محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی بسر کر کے اس شان سے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی بروز بدھ ۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ بمطابق ۴ فروری ۱۹۸۱ء کو ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بقیہ : تحفہ معراج

کہ معراج شریف کی برکت آسمانی سے محروم رہنا چاہتا ہے۔ اور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ ہاتھ مبارک جو اپنی امت کیلئے کلمہ گو کو تحفہ معراجیہ دینے کے لئے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے تحفہ لینے کا انکار کر رہا ہے۔

وعید تارک تحفہ معراج شریف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کو ملا دینے والی چیز نماز کا ترک کرنا ہے (مسلم) یعنی جو شخص نماز ترک کرتا ہے اس میں کفر کی بو آجاتی ہے ایک دوسری حدیث شریف کا یہ مضمون ہے کہ جو لوگ نماز میں شریک نہیں ہوتے جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دیا جائے۔

برادران اسلام اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے تحفہ معراج کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ ——— اداریہ

ہمارے نزدیک نثار چیمہ کا ریلوے انسپکٹر جنرل پولیس کی حیثیت سے تقرر ایسا ہی ہے۔ جیسا کسی ڈاکو کو خزانے کا محافظ اور چور کو گھر کا مالک بنا دیا جائے ——— یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانی محب وطن نہیں۔ پاکستان کے غدار ہیں۔ تعمیر کا نہیں تخریب کا ذہن۔ وہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ وہ صدر، وزیراعظم یا ملکی آئین و دستور کے نہیں اپنے جماعتی آئین و قوانین اور اپنی جماعت کے سربراہ کے احکامات و ہدایات کے پابند ہیں۔ اس لئے کوئی بھی قادیانی جتنے بڑے عہدے پر جائے گا۔ اتنا ہی ملک کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ نثار چیمہ کے آنے سے ریلوے میں لوٹ مار اور ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر کے دلال اور ایجنٹ نثار احمد چیمہ کو فوراً اس عہدے سے برطرف کیا جائے۔

احتساب قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ رسائل کا مجموعہ بہترین جلد آرٹ پیپر کا رنگین کور، عمدہ کاغذ، لازوال طباعت، کمپیوٹر کتابت، صفحات ۔ ۲۸۰ جسے عالمی مجلس کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے سال ختم نبوت ۱۹۸۹ء کے آخری تحفہ کے طور پر شائع کیا ہے۔ جس میں مولانا مرحوم کی کتاب "ترکِ مرزائیت"، جو عرصہ دراز سے نایاب تھی۔ جس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ امام العصر مولانا سید محمد انور شاہ محدث کشمیریؒ نے اپنی آخری تصنیف "خاتم النبیین"، میں اس کے حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ وہ بھی شامل اشاعت ہے۔ مولانا لال حسینؒ اختر نے زندگی بھر "ردِ قادیانیت" پر تحریر کیا۔ اِن سب کو اس مجموعہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کی کل اصل قیمت ساٹھ ۶۰ روپے ہے۔ مگر مجلس نے رعایتی قیمت صرف پچیس ۲۵ روپے میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے ڈاک خرچ دس ۱۰ روپے کل ۳۵/۰۰ روپے کا منی آرڈر بھیج کر کتاب کو حاصل کرنے کا نادر موقع ہے محدود اشاعت ہے آج ہی خریدار بنیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا

ترسیل زر کے لئے

ناظم دفتر مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون ۴۰۹۷۸

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام سے لیکر آج تک مرکزی "دار المبلغین"، کا شعبہ مصروف عمل رہا ہے جس میں ہزارہا ملکی و غیر ملکی طلباء و علماء نے ردِ قادیانیت کا کورس کیا

اسال ۱۴۱۰ھ میں یہ کورس ۱۵ شعبان سے ۳۰ شعبان تک دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہو رہا ہے

جس کی نگرانی عالمی مجلس کے بزرگ رہنما حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی فرمائیں گے۔ ملک کے پروفیسرز لیکچرار، دانشور، علماء کرام، ناظرین اسلام "ردِ قادیانیت" کے مختلف عنوانات پر لیکچر دیں گے۔ علماء، خطباء، منتہی، طلباء، اسکولز و کالجز کے اسٹوڈنٹس سادہ کاغذ پر اپنے کوائف لکھ کر درخواستیں ارسال کریں۔

تمام مقامی جماعتیں اپنے ہاں سے نمائندے بھجوائیے

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان فون ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ - والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ - ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں